Digitized By Khilafat Library Rabwah
اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
"قوموں کی اِصلاح نوجوانوں کی اِصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
المصلح الموعودؓ
مجلسِ خدّامُ الاحمدیّہ مرکزیّہ کا ترجُمان
ماہنامہ
خالد
نومبر 1977ء — نبوت 1356 هش
— ایڈیٹر —
حافظ مظفر احمد

آپ اپنی ضروریات کے لئے

ایکسپورٹرز
اینڈ
امپورٹرز

میسرز

بشیر اینڈ کمپنی

گورنمنٹ کے
منظور شدہ ٹھیکیدار
برائے ملٹری
ریلوے
ٹیلیگراف
ٹیلیفون
واپڈا اور دوسرے

تیار کنندگان

ہارڈویر ۔ تعمیری میٹیریل ۔ ہر قسم کا جوڑ والا اور بغیر جوڑ کا پائپ ۔ ٹیوب ۔ کھمبے ۔ کاسٹ آئرن ۔ اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان...

اسٹاکسٹ اینڈ سپلائرز

آئرن اینڈ اسٹیل ۔ جی، آئی شیٹ ۔ پلیٹ (چادر) ۔ کنڈے والی تار ۔ ہر قسم کا میٹل ۔ زنک ۔ لیڈ ۔ ٹن ۔ ٹانکہ اور پلمبنگ کا ہر قسم کا سامان...

ہیڈ آفس :

حمید منزل نمبر ۸۹
انارکلی لاہور
(فون ۵۲۷۸۳)

برانچیں :

لوہا مارکیٹ ، لاہور
77, KMC گارڈن مارکیٹ ،
لارنس روڈ ، کراچی
(فون ۷۸۵۶۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

"تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۲۵

نبوت ۱۳۵۶ ہش

نومبر ۱۹۷۷ء

○

ایڈیٹر

حافظ مظفر احمد

○

نائبین

• بشارت احمد محمود • ملک خالد محمود

• محمد الیاس منیر • سید حسین احمد

○

پبلشر: محمد شفیق قیصر پرنٹر: سید عبدالحیٔ

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

الفہرس

اداریہ:

تاریخ و سیرت:

مطالعۂ مذاہب:

تاریخی واقعات:

مکتوب جاپان:

اسلامی عبادات:

خصوصی رپورٹ:

چندہ سالانہ ○ قیمت فی پرچہ

دس روپے | ایک روپیہ

اداریہ

خلیفہ وقت کے دو اہم ارشادات

نظامِ خلافت نہایت بابرکت الٰہی نظام ہے۔ سورۃ نور کی آیت استخلاف میں مومنوں کو اس آسمانی نظام کی بشارت دیتے ہوئے برکات خلافت بیان کی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی "ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ" کے الفاظ میں آخری زمانہ میں خلافت کے قیام کی بشارت دی تھی۔

خوش قسمتی سے ہمیں اس مبارک نظام سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ لیکن یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ خلافت کی برکات نظامِ خلافت سے کامل وابستگی اور اس کی مکمل اطاعت سے ہی حاصل کی جا سکتی ہیں ——— خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر اور اپنی صفوں میں کامل اتحاد پیدا کر کے ہم برکاتِ خلافت سے متمتع ہو سکتے ہیں اس لئے خلافت کی طرف سے اٹھنے والی ہر آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرضِ اولین ہے۔

ہم خدام احمدیت کو خلیفۂ وقت کے دو اہم تازہ ارشادات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں ———

حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ بلاشبہ مہدی علیہ السلام کی کتب علوم و معارف کے خزانے ہیں۔ وہی خزانے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے خبر دی تھی کہ مہدی خزانے لٹائے گا مگر دنیا ان کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوگی ——— خدا نہ کرے کہ ہم اپنی سستی غفلت اور بدقسمتی کے باعث ان روحانی خزائن سے اپنی جھولیاں خالی رکھنے والے اور ان روحانی انوار و برکات سے تہی دامن لوگوں میں شامل ہو جائیں ——— چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:- ——— اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے .... وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی مطالعہ کریں مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے گہرے مطالعہ سے ہمیں جو نئے سے نئے نکاتِ معرفت حاصل ہوتے ہیں اور پھر جس طرح موجودہ زمانہ میں ان کی تصدیق و تائید ہو رہی ہے۔ اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہر احمدی خاندان

کا ہر فرد کم از کم اردو لکھ اور پڑھ سکتا ہو اور ہر احمدی گھرانہ میں کتب مسیح موعود علیہ السلام موجود ہیں اور زیر مطالعہ ہوں اور کمسن بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو۔

اسی طرح امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر خدام کو مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ——— اپنے مقام کی عظمت اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھنا بھی از حد ضروری ہے۔ آپؑ کی تصنیفات قرآن کریم کی ہی تفسیر یا احادیث نبویؐ کی شرح پر ہی مشتمل ہیں کیونکہ اب قرآن کریم قیامت تک کے زمانہ کے لئے آخری اور مکمل ہدایت ہے اور کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو اس سے کچھ نکال سکے یا اس میں کچھ زائد کر سکے حتی کہ اس کا کوئی ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا مگر اس میں جو کچھ بتایا گیا ہے اسے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ اسے بھی جتنی دفعہ پڑھا جائے وہ کم ہے اور ہر دفعہ اس میں نئے معانی اور نئے معارفِ قرآنی نظر آتے ہیں۔

پس اے خدامِ احمدیت! خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوہرا ثواب کماؤ۔ ایک مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا اور دوسرا اطاعتِ امام کا۔

ہمیں امید ہے کہ خدام شروع سال سے ہی پورے ذوق و شوق، باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیں گے اور خصوصاً خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر ماہ کے لئے مقررہ کتابچے کے مطالعہ کی طرف خاص توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

دوسرا قابلِ توجہ اہم امر دفتر اطفال وقفِ جدید ہے۔ جس کی طرف امام وقت کو خصوصی توجہ دلانی پڑی۔ چنانچہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر حضور نے اپنے الوداعی خطاب میں اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ——— خدام الاحمدیہ کے ذمہ چندہ وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ لگایا گیا ہے۔ ناصرات اور اطفال یعنی چھوٹی عمر کے بھائیوں اور بہنوں کے ذمہ مجموعی طور پر سال رواں کے لئے ایک لاکھ کا بجٹ تجویز ہوا تھا۔ وعدے ۶۸ ہزار کے ہوئے اور وصولی اس وقت تک صرف ۲۸ ہزار ہے ——— اس واسطے خدام الاحمدیہ کے عہدیداران جو ہر جگہ سے آئے ہیں یا سستی کی وجہ سے نہیں آ سکے ان کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بجٹ کے مطابق وعدے پورے کرنے کی کوشش کریں ——— اسی طرح حضور نے توجہ دلائی کہ وصولی کی رفتار بھی جو اس وقت تک تین چوتھائی سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی وقت کے لحاظ سے یہ ۲۸ ہزار کم ہے۔ اس کی طرف توجہ کر کے اس کو بڑھائیں۔

نمائندگانِ شوریٰ نے سالانہ اجتماع (۱۹۷۷ء) میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ۳۱ دسمبر تک وقفِ جدید کا ایک لاکھ کا ٹارگٹ امامِ وقت کے ارشاد کی تعمیل میں پورا کر دیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ مجالس اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کریں گی۔

پورا کر کے خدا اور اُس کے خلیفہ کے حضور سرخرو ہوں۔ آمین!

ہمارا جلسہ سالانہ

"You all the foreig... stand up."

آپ بیرونِ پاکستان سے تشریف لانے والے تمام احباب کھڑے ہو جائیں!

یہ وہ تاریخی جملہ نہایت جذبہ و جوش سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۷۵ء کے موقع پر اکناف عالم سے آنے والے احمدی احباب کو (جو سٹیج کی بائیں جانب کرسیوں پر بیٹھے تھے) ارشاد فرمایا تو چودہ ممالک کے احمدی وفود کھڑے ہو گئے اور ایک لاکھ سے زائد احمدی پروانوں سے بھری ہوئی جلسہ گاہ کی پوری فضا "اللہ اکبر" ـــــــ "اسلام زندہ باد" ـــــــ اور "احمدیت زندہ باد" ـــــــ کے نعروں سے گونج اٹھی اور جملہ سامعین جلسہ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی ـــــــ

حضورؒ نے افتتاحی خطاب میں حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ بشارت کہ ـــــــ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ـــــــ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج یہ بشارت خدا کے فضل سے پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ دنیا کے کناروں تک آپ کا پیغام پہنچا اور دنیا کے کناروں سے آپ کی آواز پر لبیک کہنے والی سعید روحیں آج اس جلسہ میں موجود ہیں ـــــــ اس موقع پر امریکہ، کینیڈا، انگلستان، سویڈن، ڈنمارک، مغربی جرمنی، انڈونیشیا، نائیجیریا، یوگنڈا، کینیا، سیرالیون، گھانا، ماریشس اور سری لنکا سے آنے والے چودہ ممالک کے ۸۲ نمائندے جلسہ میں موجود تھے۔

ایک وہ وقت تھا جب جماعت احمدیہ کا جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان میں منعقد ہوا تو صرف ۷۵ احباب اس میں شامل ہوئے تھے۔ اور آج خدا کے فضل سے سوا لاکھ سے زائد کے اس اجتماع میں صرف بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احمدیوں کی تعداد ہی جماعت کے پہلے جلسہ سے بڑھ جاتی ہے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ!

پس اس اعتبار سے ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے اظہار اور صداقت مسیح موعودؑ کے لئے ایک زبردست نشان اور اس کی قدرت کی شاندار تجلی کا مظہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بابرکت الٰہی جلسہ کے متعلق فرمایا کہ "اس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے" ـــــــ آپؑ نے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے درد و سوز سے ڈوبی ہوئی دعائیں مانگی ہیں ـــــــ اس سلسلہ میں جس امر کی طرف ہم خدام کو بطور خاص توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ جلسہ سالانہ کا ایک اہم حصہ یعنی حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ـــــــ

تاریخ و سیرت

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک تاریخی کارنامہ

جناب مولانا دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت ۔ ربوہ

تاریخ اسلام کی تجدید

سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جلیل القدر اور عظیم خلیفہ راشد کی حیثیت سے جو بے شمار تجدیدی کارنامے انجام دیئے اُن میں تاریخ اسلام کی تجدید کو بہت نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

علم تفسیر کے بعد آپؓ کو علم تاریخ کے ساتھ یہاں تک دلچسپی تھی کہ اپنی معرکۃ الآراء تقاریر اور کتب اور رسائل کو تاریخی واقعات کے گلدستوں سے کچھ اس طرح سجا دیتے کہ علم کا پورا باغ مہک اُٹھتا۔ آپ کا نظریہ تھا کہ:-

"تاریخ کے پڑھنے سے گریز دراصل حقیقت بزدلی کی علامت ہے۔"

آپ ہمیشہ ہی نوجوانوں کو تاریخ اسلام کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اس سلسلہ میں ربوہ کی ایک مرکزی درسگاہ کے افتتاح کی تقریب پر آپؓ نے خاص طور پر بتایا کہ:-

"تاریخ ہی ایک مسلمان کو بتا

سے ایک انسان اُٹھا اور اُس نے اپنی مقناطیسی قوت سے اپنے اردگرد کے فولادی ذروں کو جمع کرنا شروع کیا پھر تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ایک علاقہ میں پھیل گیا پھر مُلک میں پھیل گیا پھر زمین کے تمام گوشوں میں چپے چپے پر اُس کی جماعت پھیل گئی۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ اُن کا نام بَرَرَہ اور سَفَرَہ رکھا ہے یعنی اُن کے قدم گھر میں ٹکتے ہی نہیں تھے۔ دُنیا کے گوشوں گوشوں میں پھیلتے چلے جاتے تھے اور جہاں جاتے تھے اپنی خوش اخلاقی اور اعلیٰ درجہ کے چلن کی خوشبو پھیلاتے جاتے تھے"

(روزنامہ الفضل لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء)

انیسویں صدی میں یہ سازش کی کہ اسلامی تاریخ کو مسخ کرکے پیش کیا جائے تا مسلمانوں کی نئی نسل اپنے بزرگوں کی بھیانک شکل دیکھ کر اپنے ماضی سے کٹ کر حال کی ملحدانہ تحریکوں سے وابستہ ہو جائے۔ اس منصوبہ کی ابتدا اگرچہ یورپ سے ہوئی مگر اس کے اثرات سب سے زیادہ یورپ سے باہر ہندوستان میں ہوئے جہاں ہندوؤں نے خاص طور پر سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جانے والی تاریخوں کو بگاڑ کر رکھ دیا

تاریخ کی کتابوں کی اصلاح کیلئے تحریک

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اس کے خلاف زبردست آواز بلند کی اور عامۃ المسلمین کو عموماً اور احمدی محققین اور اہل قلم احباب کو خصوصاً اس کے ازالہ کی طرف بار بار توجہ دلائی چنانچہ فرمایا:۔

"ہمارے مدارس میں تاریخ کی جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان سے ہمارا قومی کیریکٹر کچھ تو خراب ہو چکا ہے اور کچھ ہو رہا ہے کیونکہ ان میں مسلمان بچوں کے باپ دادوں کو چور، ڈاکو، لٹیرے وغیرہ کہا گیا ہے اور بچے جب پڑھتے ہیں تو اپنے آپ کو چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کی اولاد سمجھتے ہیں۔ اگرچہ بڑے ہوتے پر جب تحقیقی طور پر اُن کے سامنے واقعات نکل جاتی ہے لیکن اس کا اثر دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور اگر اور نہیں تو ایسی تحقیق سے پہلے پہلے تو یہ اثر اُن پر ضرور پڑتا ہے کہ ہم ڈاکوؤں اور لٹیروں کی اولاد میں پس ضرورت ہے کہ موجودہ کتب تاریخ میں اصلاح کی جائے۔ ان تاریخوں میں تو اورنگ زیب کو بھی جو ایک عابد اور پرہیزگار بادشاہ تھا، ڈاکو اور لٹیرا کہا گیا ہے۔ اور سیواجی کو بڑا ہوشیار بادشاہ۔ اب بچوں میں اتنا مادہ تمیز کا تو نہیں ہوتا کہ وہ چھان بین کر سکیں اس لئے وہ اس اثر کے ماتحت رہتے ہیں کہ واقعی سیواجی بڑا ہوشیار اور دانا راجہ تھا۔ اور اورنگ زیب ایک ڈاکو بادشاہ تھا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ مسلمان بادشاہوں کی تعریف کی جائے بلکہ میں چاہتا ہوں جو جائز حق ہے وہ ہمارے بادشاہوں کو دیا جائے اور جو ان کی جائز تعریف ہو سکتی ہے وہ کی جائے۔ میں اورنگزیب کی [illegible] کا قائل نہیں۔ لیکن اس کا بھی قائل نہیں کہ وہ ڈاکو تھا۔ چونکہ اس قسم کی (traditions) روایات قائم ہو جانے سے قوم پر بُرا اثر پڑتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ تاریخ کی کتب کو درست کیا جائے۔"

ایک بار مجلس مشاورت کے دوران خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مؤرخین کی کتابیں ہیں۔ ان میں مسلمان بادشاہوں پر سخت ظلم کئے گئے۔ اور ان پر نہایت گندے الزامات لگائے گئے ہیں۔ ہم بے شک ان کی بیجا تعریف نہیں کر سکتے۔ مگر جتنی نیکی ان میں تھی اس کو قائم بھی تو رکھنا چاہئے۔ مثال کے طور پر میں کہتا ہوں۔ اورنگ زیب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد کہا کرتے تھے اور بیسیوں دفعہ آپؑ نے اسے مجدد کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خیال تھا۔ کہ اکبر مجدد ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا۔ تو آپ نے فرمایا ہم اکبر کو اچھا نہیں سمجھتے البتہ اورنگزیب کو مجدد سمجھتے ہیں۔ لیکن اورنگزیب کی شکل تاریخوں میں نہایت ہی تاریک دکھائی گئی ہے۔ حالانکہ تاریخی طور پر ہی اس کی بیسیوں نیکیاں ثابت ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اورنگ زیب اگر مجدد تھا تو اس نے اپنی بادشاہت میں فلاں فلاں غلطیاں کیوں کیں۔ تو یہ بیوقوفی ہے۔ وہ مجددیت اس قسم کی نہیں تھی جو مامورین کو حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ عام رنگ کی مجددیت تھی۔ وہ اسلام کا درد اپنے سینہ میں رکھتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے دین کا خاص رنگ میں کام لے رہا ہے۔ پھر ہر مجدد مبعوث نہیں ہوتا اور نہ مجدد معمولی غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ مبعوث مامورین ہوتے ہیں اور وہ بھی صرف ان غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں جن کا دین اور شریعت اور اخلاقِ فاضلہ سے تعلق ہو۔ بشری کمزوریاں ان میں بھی پائی جاتی ہیں .... غرض تاریخوں میں مسلمان بادشاہوں پر بہت سے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے مصنف اس طرف بھی توجہ کریں تو وہ سلسلہ کے لئے مفید لٹریچر مہیا کر سکتے ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ۔ منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء)

حضورؓ کے اس ارشاد مبارک کی تعمیل میں جن علماء سلسلہ نے خاص طور پر قلم اٹھایا۔ ان میں ملک فضل حسین صاحبؓ مہاجر، گیانی عباد اللہ صاحب ریسرچ سکالر سکھ مذہب، گیانی واحد حسین صاحبؓ، حضرت میر قاسم علی صاحبؓ ایڈیٹر فاروق اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحبؓ ایڈیٹر نور اور مولوی پرویز عبد اللہ ناصر الدین صاحبؓ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

تاریخ اسلام کی مظلومیت

تاریخ اسلام کی مظلومیت کا دردناک پہلو یہ ہے کہ اس کے حلیہ کو بگاڑنے اور اس کے روشن چہرہ کو داغدار کرنے میں بیگانوں کے دوش بدوش اپنوں نے بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے

"من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد"

حضرت مصلح موعودؓ نے کس طرح اصل حقائق کو اجاگر کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں اس امر کی تفصیلات میں جانے کا موقع نہیں صرف دو مثالوں سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

گنبدِ خضرا کی تعمیر کا پس منظر

۵۵۸ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں سرنگ لگا کر جسدِ مبارک کی بے حرمتی کرنے کا سانحہ رونما ہوا۔ حضرت سلطان نور الدین محمود شہید بن عماد الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک رات میں تین بار خواب میں دیکھا کہ آپ دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ جلد آؤ اور یہ دو آدمی جو کھڑے ہیں مجھے ان کے شر سے بچاؤ! حضرت سلطان خواب دیکھتے ہی اخیر رات میں تیز رفتار سانڈنیوں پر اپنے بیس مصاحبوں کے ساتھ روانہ ہو گئے اور سولہ دن تک لگاتار سفر کرنے کے بعد شام کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر شخص حاضر ہو جائے۔ اس اعلان کے بعد قریباً سب لوگ سلطان کی خدمت میں پہنچے مگر ان میں وہ دونوں شکلیں نہیں تھیں جو خواب میں آپ کو دکھلائی گئی تھیں۔ لوگوں نے بتایا کہ اہل مدینہ میں کوئی شخص باقی نہیں رہا سوائے دو عابد زاہد کے جو مغرب کے رہنے والے ہیں یہ دونوں شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کرتے۔ حضرت سلطان کے حکم سے یہ دونوں حاضر کئے گئے۔ بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں انہیں پہچان لیا کہ یہی وہ ملعون ہیں جن کی طرف خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت سلطان حجرہ شریف کی مغربی جانب مکان میں تشریف لے گئے جہاں یہ لوگ رہتے تھے۔ دیکھا کہ ایک طاق میں دو قرآن شریف اور وعظ کی چند کتابیں رکھی ہیں۔ ایک طرف غرباء اور مساکین کے واسطے کچھ غلہ رکھا ہوا تھا ان کے سونے کی جگہ ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی۔ حضرت سلطانؒ نے چٹائی اٹھائی تو وہاں سے ایک گہرا گڑھا برآمد ہوا جو آنحضورؐ کی خوابگاہ کی طرف کھدا ہوا تھا اس کے ایک گوشہ میں ایک کنواں دیکھا جس میں گڑھے کی مٹی ڈالی جاتی تھی۔ ان لوگوں نے بتایا کہ ہم عیسائی ہیں اور نصاریٰ نے ہم کو مغربی حاجیوں کے لباس میں زرِ کثیر دے کر اس لئے بھیجا تھا کہ ہم کسی حیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر کو باہر نکال لائیں جس رات یہ نقب زن قبر مبارک کے قریب پہنچنے والے تھے کثرت سے بارش ہونے لگی اور گرج چمک نے وہ زور باندھا کہ زلزلہ عظیم پیدا ہو گیا۔ اسی رات کی صبح کو حضرت سلطان نور الدینؒ پہنچ گئے۔

یہ بات سُنتے ہی حضرت سلطان پر شدید رقّت طاری ہوئی۔ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور وہ زار و قطار رونے لگے۔ ان دونوں شیطانوں کو قتل کرادیا اور بعد ازاں حجرہ شریف کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا اور روضہ مبارک پر گنبد بنوایا تا کوئی مفسد و فتنہ پرداز قیامت تک اس مقدس مقام کی بے حرمتی کی جرأت نہ کر سکے۔

تاریخ اسلام کا یہ ایک مشہور واقعہ ہے جس کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "تاریخ مدینہ" میں بڑی شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے لیکن آہ زمانہ حاضر کے بعض مسلمان زعماء نے اس حقیقت کو نظر انداز کر کے نئی نسل کو سوشلزم کی چوکھٹ پر سجدہ ریز کرنے کے لئے یہ فسانہ تراشا ہے کہ گنبدِ خضراء کی تعمیر بنو امیہ کے سرمایہ داروں کی غیر اسلامی حرکت تھی جس کا مقصد عوام کے سامنے اپنے محلات کا جواز پیش کرنے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ چوہدری افضل حق صاحب "مفکرِ احرار" نے لکھا:-

"امراء بنو امیہ کو تو محلات میں رہنے کا جواز چاہیے تھا جس امت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا ہو گھر کا سامان آرائش و آسائش ہو۔ اس امت کے افراد سرمایہ دارانہ زندگی کیسے بسر کریں۔ عوام کی نظروں سے دین کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سادہ قبر کو سجا کر ہی اپنے محلات کا جواز ڈھونڈا جا سکتا تھا۔ انھوں نے لوگوں کی آنسو بھری اپیلوں کی کچھ پرواہ نہ کی۔ سیدہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاک حجرے کو گرایا اور اس پر پختہ عمارت تعمیر کر دی تا کہ سادگی پسندانہ، غریب کی اصل زندگی کی طرف مسلم عوام کا دھیان ہی نہ جائے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اصل حال میں ہوتی تو اس کی زیارت سے سرمایہ داروں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت قائم رہتی اور اس طرح نظام سرمایہ داری کے چکنا چور ہونے کا اندیشہ تھا۔"

(تاریخ احرار طبع دوم صفحہ ۸۲، ۸۳۔ مکتبہ مجلس احرار اسلام پاکستان۔ مارچ ۱۹۶۸ء)

لیکن اس زمانہ میں جبکہ مجھ میں اس نوع کے ناپاک خیالات ابھر رہے تھے مشرق وسطیٰ میں بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ قبہ سے گرائے جانے کی تحریک کے نام [illegible]

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا قلبِ مبارک اس صورتحال سے تڑپ اٹھا اور آپ نے امتِ مسلمہ کو تاریخی حقائق کی طرف متوجہ کرتے ہوئے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا:—

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مزارِ مبارک پر جو گنبد بنایا گیا ہے وہ اس لئے نہیں کہ اس سے روضۂ کی شان بڑی بنا کر پرستش کی جائے بلکہ وہ اس لئے بنایا گیا کہ شرک نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر کو چھپانے کے لئے اس پر گنبد بنایا گیا تھا۔ پس اس گنبد سے یہ قیاس کرنا کہ اس سے شرک پیدا ہوتا ہے سراسر غلطی ہے .... پس میں پھر کہتا ہوں کہ کسی اعزاز کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر پر گنبد نہیں بنایا گیا بلکہ اس کی حفاظت کے لئے بنایا گیا۔ اور اس غرض کے لئے بنایا گیا کہ تا آپ کی قبر چھپی رہے کسی اعزاز کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر گنبد کی محتاج نہیں۔ اعزاز اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ بذاتِ خود ہے اور کسی بیرونی کوشش [illegible]

کے لئے کسی گنبد کی یا کسی اور شے کی ضرورت نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جب زندہ تھے اس وقت صحابہ رضوان اللہ علیہم آپ کی حفاظت کرتے تھے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی وفات کے بعد دشمنوں سے بچانے کے لئے آپ کے جسم مبارک کی حفاظت مسلمان نہ کریں .... یہاں تو ایک گنبد کے لئے شور برپا ہے مگر میں کہتا ہوں حفاظت کے لئے اگر ایک سے زائد گنبد بھی بنانے پڑیں تو بنانے چاہئیں ...... آج کل ہوائی جہازوں اور توپ کے گولوں اور دیگر اسی قسم کی ایجادوں سے پل بھر میں ایک عالم کو تباہ کر دیا جا سکتا ہے اس لئے آپ کی قبر کی حفاظت کا سوال اور بھی اہم ہو گیا ہے۔"

(الفضل ۵ر دسمبر ۱۹۲۵ء۔ صـ۱۱)

سبائی فتنہ کے حقیقی خدّوخال:

نیز حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سبائی فتنہ [illegible] جس نے خلافت کے مضبوط [illegible]

لہٰذا پوری اُمتِ مُسلمہ اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو گئی

اس فتنہ کا بانی اسلام کا ایک چھپا دشمن اور

درپردہ یہودی عبد اللہ بن سبا تھا۔ جس نے مسلمان

کا لبادہ اوڑھ کر مرکزِ اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجا

دینے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر دیا۔ لیکن

افسوس آج کے بعض مسلمان مؤرخ اس شورش پسند

انسان کو "انقلابی" اور اس کے فتنہ و فساد کو

"انقلاب" کے نام سے موسوم کر رہے ہیں۔ (ملاحظہ

ہو "تسہیل تہذیب و تاریخ" از پروفیسر ابو طاہر ایوب

ناشر ۲۲۱ نذر سنز ۲۲۱ سرکلر روڈ۔ لاہور)

——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر کہ آپ نے سبائی فتنہ

کے حقیقی خدوخال سے پوری امتِ مسلمہ کو پہلی بار

اپنی اصلی صورت کے ساتھ روشناس کرایا اور پہلے

قادیان میں لیکچر "انوارِ خلافت" (۱۹۱۵ء) کے

ذریعہ پھر لاہور میں لیکچر "اسلام میں اختلافات کا

آغاز" کے ذریعہ اُس کے تاریخی واقعات سے پردہ

اٹھایا۔ مؤخر الذکر شہرہ آفاق لیکچر مارٹن ہسٹاریکل

سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کے زیرِ اہتمام ۲۶ فروری

۱۹۱۹ء کو ہوا تھا۔ صدرِ جلسہ مؤرخ اسلام جناب

سید عبد القادر صاحب ایم اے نے اس عظیم الشان

لیکچر کو سننے کے بعد اپنے صدارتی ریمارکس میں فرمایا:-

"حضرات! میں نے بھی کچھ تاریخی

اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج

شام کو جب میں اس ہال میں آیا تو

مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت

سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس

پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں

لیکن اب جناب مرزا صاحب

کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے

کہ میں ابھی طفلِ مکتب ہوں۔

اور میری علمیت کی روشنی اور

جناب مرزا صاحب کی علمیت کی

روشنی میں وہی نسبت ہے جو

اس (میز پر رکھے ہوئے لیمپ کی

طرف اشارہ کر کے) کی روشنی کو

اس بجلی کے لیمپ (جو اوپر آویزاں

تھا کی طرف انگلی اٹھا کر) کی روشنی

سے ہے۔ حضرات جس فصاحت

اور علمیت سے جناب مرزا

صاحب نے اسلامی تاریخ کے

ایک نہایت مشکل باب پر روشنی

ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے"۔[1]

یہ اہم تقریر جب اگلے سال شائع ہوئی تو اس کے ابتداء

میں سید عبد القادر صاحب نے تمہیداً لکھا:-

"فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت

مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کا نام نامی

---

[1] الفضل ۸ مارچ ۱۹۱۹ء صفحہ ۵

اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کچھ شُدبُد ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مؤرخ ہیں جو حضرت عثمان کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے ہیں اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کی اصلی وجوہات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے اسباب کو سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوانِ خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔"

(اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ بار دوم سرورق صفحہ ۲)

کلمہ اختتام:

تاریخ اسلام کی تجدید کا مندرجہ بالا فقید المثال کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ انشاء اللہ مستقبل کے مسلم تاریخ نویس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ بنیادوں پر ہی تاریخ اسلام کی شاندار عمارت کو استوار کریں گے اور یہی وقت ہوگا جبکہ ابن اسحاق، ابن ہشام، یعقوبی، بلاذری، ابن قتیبہ، طبری، مسعودی، ابن حزم، خطیب بغدادی، ابن عساکر، ابن جوزی، ابن اثیر، ابن خلکان، ابو الفداء، علامہ ذہبی، ابن کثیر، ابن خلدون، مقریزی، ابن حجر عسقلانی، مقری اور دوسرے قدیم مؤرخین اسلام کی علمی کاوشوں اور فکری کوششوں کے شیریں پھل دنیا کو میسر آئیں گے۔

تثلیث فی التوحید کی نئی منطق

جناب شیخ عبدالقادر لاہور

"میرا ایک دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ دوسروں کے مذہبی عقائد پر تنقید و تبصرہ کرتے وقت ہمیشہ سنجیدگی اور رواداری سے کام لیں۔ آخر دوسرے مذاہب کے انسان بھی ہماری طرح انسان ہیں ان کو بھی اپنے مذہبی عقائد اتنے ہی عزیز ہیں جتنے آپ کو، ان میں بھی آپ کی طرح مذہبی غیرت اور جوشِ محبت موجود ہے۔ کیونکہ وہ بھی آپ کی طرح ابوالبشر آدم و حوا کی نسل ہیں۔"

یہ زرّیں مشورہ دینے والے کون ہیں؟ ہمارے دوست ماسٹر برکت اے خان جو کہ عیسائیوں کی لشاعتی کمیٹی "دی ایسیں کونسل" کے رکن ہیں۔ یہ مت سمجھئے کہ یہ نیک مشورہ عمل کرنے کے لئے ہے۔ کہنے والے نے ایک اچھی بات کہہ دی۔ اس پر عمل کرنا دوسروں کا کام ہے اس مشورہ کا بھرم ماسٹر صاحب کے رسالہ "فلسفہ وحدت الوجود" میں کھل جاتا ہے جب وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ازراہِ تحقیر "مرزاجی" کہہ کر یاد کرتے ہیں اور بار بار اسی طرح کے خطابات کا مظاہرہ کرتے ہیں:۔

○ "مرزاجی نے بے معنی فلسفہ وحدت الوجود پیش کیا ہے۔"

○ "مرزاجی کا علم بڑا محدود تھا ورنہ وہ اپنے خواب و خیال کو الہامی مکاشفات کہنے کی کبھی جسارت نہ کرتے۔"

○ "اگر مرزاجی تصوّرِ خدا اور اس کی گہرائیوں کو جانتے تو وہ ذاتِ الٰہی کی برابری کے دعویٰ کی کبھی بھی جرأت نہ کر پاتے۔"

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب آیئے عجیب و غریب نئے انکشاف کی طرف۔ ماسٹر جی اپنے شاگردوں کو "تثلیث فی التوحید" کا ایک نیا سبق پڑھا رہے ہیں، شاگرد مؤدّب بیٹھے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

"ہندسوں کے عددی تصورات صرف مخلوق، مادی اور قابلِ تقسیم

اشیاء کے لیے روا ہیں۔ لیکن الٰہی
وحدانیت کا تصور ریاضی کے تمام
ہندسوں کے تصورات سے بالاتر ہے
کیونکہ وحدت ذاتِ الٰہی بے مثل
ہے۔ بفرضِ محال اگر آپ اعداد کا بھی
لحاظ کریں تو مسیحی عقیدہ "توحید الٰہی
یوں ہے (ایک ضرب ایک ضرب ایک
مساوی ایک) ۱×۱×۱ = ۱
لیکن اگر آپ (ایک جمع ایک جمع
ایک) ۱+۱+۱ = تین کہیں گے
...... تو اسے کوئی مسیحی قبول کرنے
کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔"

اب آپ دیکھیں کہ کوئی مسیحی قبول کرنے کے
لئے تیار ہوتا ہے یا نہیں دنیا میں پراٹسٹنٹ سے زیادہ
کیتھولک ہیں۔ انجیل میں "تثلیث فی التوحید" کیلئے
ایک ہی آیت ہے پراٹسٹنٹ نے الحاقی ثابت کرکے
اس آیت کو تمام انجیل سے نکال دیا ہے لیکن کیتھولک
بائیبل کی زینت وہ بدستور ہے وہ آیت یوحنا کے
خطِ اوّل میں ہے:۔

"تین ہیں جو گواہی دیتے ہیں یعنی
آسمان پر باپ اور بیٹا اور روح
القدس اور یہ تینوں ایک ہی ہیں۔"
(۱۔ یوحنا ۵/۷)

ماسٹر جی ضرب، جمع کا قصہ لے کر بیٹھ گئے۔
صاف صاف بتایئے عیسائی تثلیث کے قائل ہیں یا
نہیں؟ ۔ سارے عیسائی تین ایک اور ایک تین کے قائل
ہیں۔ ماسٹر جی نے اپنے رسالہ میں سارا زور اس امر پر
صرف کیا ہے کہ تین کا لفظ منہ سے نہ نکالنا خدا ایک
ہے۔ جناب من! یہ اسلامی توحید کا اثر ہے ورنہ کلیسا
کے ہر مستند عقیدہ میں بلکہ کیتھولک انجیل کے مذکورہ
حوالہ میں "تین" کا لفظ موجود ہے۔ عیسائی عقیدہ
ریاضی کی زبان میں دراصل یہ ہے۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس
کو پہلے جمع کرو۔ ہو گئے تین۔ اب ہر اقنوم کو اکائی فرض
کرتے ہوئے ضرب دو۔ ہو گئے ایک۔ ماسٹر جی آدھا
فارمولا پڑھا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے شاگردوں
کا فیل ہو جانا ایک یقینی بات ہے۔

ہمارے دوست مرزا عزیز احمد صاحب یہ منطق
سن کر جھوم اُٹھے۔ فرمانے لگے۔ کہ اگر اسی طرح شرک کو
توحید میں بدلنا ہے تو ہندوؤں نے کیا قصور کیا ہے وہ
کروڑوں دیوتا مانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ سارے
برہما کے روپ رنگ اور اس کے مُکھ سے پیدا ہوئے
ہیں۔ وہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم توحید کے قائل ہیں۔ اکائی
کو پچاس کروڑ دفعہ ضرب دو جواب اکائی ہی ہوگا۔
شرک اور توحید میں فرق کیا ہوا؟

ماسٹر جی کہتے ہیں۔ ہم موحّد ہیں مشرک نہیں
ہیں ہمیں مشرک نہ کہو ہمارا دل نہ دکھاؤ۔ بالکل
یہی بات ہندو کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ دنیا کا ہر مشرک۔
شرک کے معنی دل دکھانے کے نہیں بلکہ یہ ہیں کہ خدا
تعالیٰ کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کو شریک کرنا۔ یہ کونسا
انصاف ہے کہ آپ جمع و ضرب کے بعد موحّدین بن جائیں

اور دوسرے مذاہب والے مشرک کے مشرک رہیں۔ ر
ضرید بیٹے کی صورت میں تو سبھی موحّد ہیں۔ بائیبل نے
ہر صحیفہ میں غیر قوموں کو مشرک کیوں کہا ہے؟ جبکہ
خدا تعالیٰ کی ذاتِ واحد سے کسی کو انکار نہیں۔ مشرک
بھی دیوتاؤں کو ذاتِ باری کے گنو اور رنگ مانتے
ہیں۔ اس کے تصوّر کے لئے تجسّم کے قائل ہیں جیساکہ
ماسٹر جی لکھتے ہیں:۔

"اب دیدارِ الٰہی کے لئے ایک ہی
صورت ہو سکتی ہے کہ یا انسان
خدا بن جائے یا خدا انسانیت
میں جلوہ گر ہو جائے" (صفحہ ۹)

بالکل یہی بات ہر مشرک کا طرّۂ امتیاز ہے۔
فرمایئے فرق کیا ہوا؟ پھر ہمیں یہ بھی تو پوچھنا ہے
کہ آج سے کم و بیش دو ہزار سال پہلے کونسی "شبھ
گھڑی" تھی کہ خدا انسان بن کر آیا؟ دنیا کے آغاز
میں ایسا کیوں نہ ہوا؟ ابنائے آدم میں تفریق
کیسی؟ قبلِ مسیحؑ پیدا ہونے والی مخلوق کیوں
دیدار و گفتارِ خدا اور اس طریقِ تجسیم سے بے نصیب
رہی۔ یہ بھی تو بتایا ہوتا کہ کائنات میں سوئی کے
ناکے کے برابر کرّہ پر عرش سے خدا اتر کر فرش پر آیا
باقی کرّوں نے کیا قصور کیا ہے؟ ان کو کسی کفارہ،
کسی "تجسیم"، کسی صلیبی خون، کسی اکلوتے بیٹے کی
ضرورت نہیں۔ سب کچھ ماسٹر جی کے حصہ میں آگیا
بہت خوب!

غزل

جناب عبدالکریم قدسی۔ لاہور

جو بھی قطرہ ترے جام سے بچ گیا
میرے احساس کی پیاس میں رچ گیا

پھول، شبنم، شفق، دودھیا چاندنی
ہر کوئی جسمِ برّاق پر جچ گیا

اس طرح ہم گئے گلستاں چھوڑ کر
جھوٹ کی بزم سے جس طرح سچ گیا

ان کی دہلیز پر پارسا جھک گئے
مجھ کو حیرت ہے میں کس طرح بچ گیا

ان کی آمد بھی قدسی قیامت سی تھی
وہ گئے بھی تو اک شور سا مچ گیا

تاریخی واقعات

سبق آموز

مرسلہ جناب عبدالرب عنایت شیخوپورہ

○۔ احترامِ قرآن:

"کسی نے سلطان محمود غزنوی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا۔ یہ تو فرمایئے کہ آخرت میں خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟" سلطان محمود نے جواب دیا کہ "ایک شب میں اپنے کمرہ میں گیا اور آرام کرنا چاہا۔ بستر پر لیٹنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ میری نظر اوپر اٹھی ایک طاق تھا اور اس میں قرآن کریم رکھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں کہا یہ تو بے ادبی ہے کہ قرآن کریم رکھا ہو اور میں آرام کرنے کے لئے لیٹ جاؤں۔ مناسب یہ ہے کہ قرآن کریم کو کمرے سے باہر احتیاط سے رکھوا دوں۔ لیکن پھر فوراً خیال آیا کہ اپنے آرام کے لئے قرآن کریم کو اٹھوا کر باہر رکھوا دینا کلامِ الٰہی کے ادب و احترام کے منافی اور مغائر ہے۔ چنانچہ میں نے وہ تمام رات بیٹھے ہی بیٹھے گزار دی۔ نہ قرآن کریم کو کمرے سے باہر بھیجا اور نہ میری طبیعت نے ایسا کرنا گوارا کیا اور نہ ہی قرآنِ کریم کی موجودگی میں لیٹنے اور سونے کی ہمت پڑی۔ اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل بہت پسند آیا۔ جب موت آئی تو آرام سے دم نکلا اور آخرت میں خدائے رحیم و کریم نے مجھے بخش دیا۔" اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ سلاطینِ اسلام قرآن کریم کے ادب و احترام میں اتنے بڑھے ہوئے تھے۔" (سیر الاولیاء)

○۔ آخری مسلمان عباسی خلیفہ:

ہلاکو نے آخری مسلمان عباسی خلیفہ معتصم کو لکھا کہ میری اطاعت کرو، ادھر معتصم نے موصل کے گورنر کو لکھا کہ چند اعلیٰ گویئے اور رقاص دربار کے لئے بھجوا دو۔ جس وقت ایک دروازہ سے رقاص اور گویئے داخل ہو رہے تھے۔ دوسرے دروازے سے تاتاری آ رہے تھے۔ تاتاریوں نے اٹھارہ لاکھ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور کروڑوں کتابیں دریائے دجلہ میں پھینک دیں۔ معتصم کو کمبل میں لپیٹ کر اتنا پٹوایا کہ وہ قیمے کی گیند بن گیا۔

مکتوب جاپان (۲)

جنابِ پروازی کے تعاقب میں

جناب عبدالرحمٰن ملک از ٹوکیو۔ جاپان

لنچ سے فارغ ہوئے تو نماز یاد آئی۔ اب اُلجھن یہ تھی کہ میری گھڑی ابھی پاکستانی وقت یعنی صرف ۱۱½ بجے قبل دوپہر تھا۔ وہاں تو کسی کو ابھی ظہر کا خیال بھی نہیں ہوگا۔ مقامی وقت ۲½ بجے بعد دوپہر کا تھا۔ معقول صورت یہی نظر آئی کہ پاکستان سے اب آ چکے۔ جہاں ہیں وہاں کے وقت کے مطابق نمازیں ہوں گی۔ اس کا نقصان البتہ یہ ہوا کہ نمازوں کا باہمی وقفہ سکڑ کر اور مختصر ہو گیا۔ مگر اس خیال سے اطمینان ہو گیا کہ واپسی اگر اسی طرف سے ہوئی تو یہ کسر پوری ہو جائے گی۔

ادھر میں نماز میں لگا تھا ادھر ہمارے جاپانی رفقائے سفر نے [illegible] بارود کا [illegible] نے [illegible] جہاز کے عقبی حصہ کی طرح اس حصہ کی فضا بھی بارود آلود ہو چکی تھی اور یہ جگہ کسی ایسے میدانِ جنگ کا نقشہ پیش کر رہا تھا جہاں ابھی ابھی بمباری ہوئی ہو اور جس جگہ سے وہ اٹھ رہا ہو SMOKING FREE CORNER. کے تقدس کو اس طرح پامال ہوتے دیکھ کر میرا خون کھولنا چاہتا تھا مگر میں نے اسے کھولنے کا موقع دینے سے پہلے ہی پینا شروع کر دیا۔

تمباکو نوشی کے کئی پہلو ہیں اور ہر پہلو پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے اور اکثر کہا بھی جاتا ہے۔ مگر ایک پہلو جو میرے نزدیک بے حد اہم ہے۔ اس پر بہت کم کبھی کچھ کہا گیا ہے۔ تمباکو نوشی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ تمباکو نوش ہر کش کے ساتھ اپنی عمر کے بھی ایک حصہ کو سلگا رہا ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی کا خون کے سرطان کے ساتھ بھی تعلق ہے ...... لیکن ہمارے بعض بھائی سمجھتے ہیں کہ اگر ایک شخص علم ہوتے ہوئے بھی ایک نقصان دہ عادت نہیں چھوڑتا تو وہ اس کے نتائج کا خود ذمہ دار ہے ہم اسے سوائے سمجھانے کے اور کیا کہہ سکتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہے۔

تمباکو نوش نہ صرف خود تمباکو کے زہر کو [illegible] کرتا ہے بلکہ وہ قریب بیٹھے ہوئے اور اسی فضا میں سانس لینے والے ہر متنفس کو بھی جبراً دھواں زہر پلا رہا ہوتا ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہو سکتا ہے کہ زہر کے [illegible] ایک سانس ہو۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ ایک تمباکو نوش صرف اپنی صحت کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ پبلک جگہوں پر خصوصاً بند کمروں، بسوں، ریل گاڑیوں میں سگریٹ پینے

والا اپنے تمام ہمراہیوں کو اکثر ان کی مرضی کے خلاف زہر
نوشی کی۔ اس دعوت میں برابر شریک ہونا ہوتا ہے
کیا اس شکل میں یہ اس کا صرف ذاتی فعل رہتا ہے جس
کا نقصان اس کی ذات تک محدود ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسا
نہیں ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس پہلو پر بہت کم کچھ کہا
جاتا ہے۔

اس پہلو پر جب ہم اخلاقی نقطۂ نظر سے غور کریں
تو یہ عمل اور قبیح نظر آتا ہے۔ اسلام میں دوسروں کے احساسات
کا خیال رکھنے کی انتہائی تاکید کی گئی ہے۔ پڑوسیوں اور
ہمراہیوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی ایک صفت ان خوبصورت
الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان
سے دوسرے محفوظ رہیں۔ اسلامی تعلیم تو خیر اخلاق انسانی
کا معراج ہے۔ عام جدید معاشرت میں بھی دوسروں کے جذبات
اور ان کے لئے تکلیف کا موجب بننے سے بچنے کے متعلق
کافی احساس پایا جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ راہ چلتے
یا بس میں سوار ہوتے غلطی سے اگر کسی کا پاؤں پر پاؤں
آ جائے تو غلطی کرنے والا فوراً معذرت کرتا ہے اور معافی
مانگتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد وہی شخص جب جیب سے
سگریٹ نکالتا اور اسے سلگا کر اس کے زہریلے دھوئیں
کو بے دریغ اپنے قریب کھڑے بھائیوں کے نتھنوں میں پھینکتا ہے
تو وہ ہرگز ہرگز کسی قسم کی معذرت نہیں کرتا۔ بسا اوقات
تو اسے خیال تک بھی نہیں ہوتا کہ اس کے قریب موجود لوگ
اس کی تمباکو نوشی سے تکلیف بھی محسوس کر سکتے ہیں۔
ایک تمباکو نوش کے ذہن میں یہ عمل صرف ایک فرحت بخش
اور لذت دار فعل ہے اور اس سے کسی کے آزردہ خاطر
ہونے کا تصور بھی وہ نہیں کر سکتا۔ یہ احساس اس قدر گہرا
ہے کہ ایک دفعہ ایک تمباکو نوش دوست کو میں نے یہ بتایا
کہ مجھے تمباکو نوشی سے تکلیف ہوتی ہے اور اگر صبح صبح کبھی
مجبوراً ایسی جگہ بیٹھنا پڑے جہاں لوگ تمباکو نوشی کر رہے
ہوں تو مجھے سر درد ہو جاتا ہے جو اکثر سارا دن رہتا ہے
اور اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک میں سو نہ جاؤں۔
انہوں نے مجھے گہری نظر سے دیکھا جس سے صاف بے یقینی
جھلکتی تھی اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

"ملک جی اتنی بڑی گپ؟"

میرے خیال میں ہمارے ان عادی بھائیوں کو یہ
احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ آپ خواہ اس عمل کو کس
قدر لذت دار سمجھیں نہ پینے والوں کے لئے اس کا دھواں
زہریلا ہی نہیں سخت تکلیف دہ بھی ہوتا ہے اور اخلاقی
نقطۂ نظر سے تو یہ بہت ہی گھناؤنا فعل ہے کہ کوئی اپنے
بھائیوں کے لئے بار بار تکلیف اور ان کی صحت کے لئے
خطرہ کا موجب بنے۔ مجھے یقین ہے کہ انسانی فطرت میں
سعادت ہے اور میں جانتا ہوں کہ بہت سے تمباکو نوش
نہایت ہی شریف اور با اخلاق ہیں۔ اس کمزوری کا موجب
صرف اس احساس کی عدم موجودگی ہے کہ ان کا یہ عمل دوسروں
کے لئے تکلیف کا موجب ہے۔ جب یہ احساس بڑھے گا تو
پبلک جگہوں پر تمباکو نوشی میں کمی ہو گی۔ بچوں اور نوخیزوں میں
نتیجتاً کم جستجو تمباکو نوشی کے بارے میں پیدا ہو گی اور
بحیثیت مجموعی معاشرہ کے لئے یہ تحریک بہت سے فوائد
کا موجب ہو گی۔

باتوں باتوں میں اصل موضوع سے دور چلے جانا میری پرانی کمزوری ہے اور حافظ صاحب محترم۔ اگر یہ آپ کے لئے تکلیف کا موجب ہے تو معذرت خواہ ہوں اور آئندہ احتیاط کی کوشش کروں گا۔ صرف ایک لطیفہ سنتے چلیں۔

سماجی بہبود کی ایک کونسل نے محسوس کیا کہ لوگوں میں باہم ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ بتدریج کم ہو رہی ہے اور ضرورت ہے کہ اس طرف مؤثر طور پر توجہ دلائی جائے چنانچہ طے پایا کہ "دوسروں کے احساسات کا خیال" کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے دانشور شریک ہوں اور سر جوڑ کر غور کریں کہ اس مقصد کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے۔ ایک بہت بڑے کانفرنس ہال میں کانفرنس شروع ہوئی۔ ہر میز پر ہر مندوب کے سامنے بڑھیا قسم کے سگریٹ اور ماچس رکھی تھی۔ جوں ہی مختصر سا افتتاحی خطاب ختم ہوا اور اصل غور شروع ہونے لگا۔ ہر میز پر شعلے بھڑکنے اور سگریٹ اور سگار سلگنے لگے۔ سارا ہال دیکھتے ہی دیکھتے دھواں دھار ہو گیا۔ صرف چند بدقسمت تھے (جن میں دو تین خواتین بھی تھیں) جو تمباکو نوشی نہ ہونے کے باعث تمباکو کے دھوئیں کے مرغولوں کی یلغار سے بچنے کے لئے کبھی دائیں مڑتے۔ کبھی بائیں اور کبھی نیچے ڈبکی لیتے۔ ایک خاتون جو امید سے تھیں ان کی طبیعت خراب ہونی شروع ہو گئی۔ پہلے کھانستی رہیں پھر طبیعت متلانے لگی پھر قے آ گئی تو انھیں ایمبولنس میں ہسپتال بھجوا دیا گیا۔ بہرحال کانفرنس میں غور بدستور جاری رہا اور مندوبین نے باری باری اپنی دھواں دھار "تقاریر" میں زور دے کر کہا کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ لوگ دوسروں کے احساسات و جذبات کا خیال نہیں کرتے اور دوسروں کیلئے راحت و آرام کا باعث بننے کی بجائے ان کے لئے کوفت اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک دوسروں کے خیالات و احساسات کا حد درجہ خیال رکھے تاکہ ہمارا معاشرہ صحیح معنوں میں ایک فلاحی معاشرہ بن جائے .... کانفرنس نہایت گونجدار اعلان کے ساتھ ختم ہوئی کہ تمام مندوبین یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ ملک بھر سے بے حسی کا خاتمہ کر کے دم لیں گے اور لوگوں میں دوسروں کے احساسات کا خیال کرنے کی عادت راسخ کریں گے۔ کانفرنس کی مکمل کارروائی کی ایک نقل بیمار خاتون کو بھی ہسپتال بھجوائی گئی۔

آپ کہہ تو رہے ہوں گے کہ تمباکو نوشی کی کیا رٹ لگا رکھی ہے مگر حافظ صاحب کیا کروں؟ جب دل جلے تو دھواں تو نکلے گا ہی۔ میرا دل اس بات کو دیکھ کر بے حد کڑھتا ہے کہ اولادِ آدم کا ایک کثیر حصہ جن میں افسوس ہے کہ بعض نہایت سمجھدار اور نیک لوگ بھی شامل ہیں اس لغو فعل کے سیلاب میں بہا جا رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اپنے بھائیوں سے اس عادت کو چھڑانے کے لئے جو کچھ ہو سکے کیا جائے۔ تمباکو کو بھی اپنے بارے میں میرے ان جذبات کا علم ہو چکا ہے۔ چنانچہ میں تمباکو نوش کے دائیں بیٹھوں یا بائیں آگے بیٹھوں یا پیچھے دھواں سگریٹ سے نکلتے ہی بعض دفعہ تو تمباکو نوش کے منہ کا طواف بھی کئے بغیر سیدھا میری طرف لپکتا ہے۔ زہر آلود غلیظ دھوئیں کو اپنے نتھنوں کی طرف بڑھتا دیکھ کر دل پر جو گزرتی ہے اس کا اظہار آسان نہیں۔ سانس روکنے کی کوشش کرتا ہوں کہ اتنی دیر میں دھواں آگے گزر جائے اور جب گزر

جاتا ہے اور مَیں مجبور ہو کر گہرا سانس لیتا ہوں تو عین اس وقت پہنچنے والا دھواں میرے پھیپھڑوں میں بھر رہا ہوتا ہے۔ اس اذیّت سے تنگ آکر کئی بار ارادہ کیا ہے کہ مولا کریم سے خصوصی دعا کی جائے کہ وہ میرے اور میرے جیسے دوسرے بھائیوں کے حال پر رحم فرما کر دو باتوں میں سے ایک ضرور مان لے۔ یا تو تمباکو اور اس کا بیج ایک دم ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے اور کسی ڈھونڈنے والے کو کہیں سے بھی قیامت تک نہ ملے۔ پھر تمباکو نوشوں کے لئے نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری اور اگر یہ بات مصلحتِ خداوندی کے خلاف ہو تو ہماری سونگھنے کی حس کو سمجھا دے کہ وہ تمباکو کے دھوئیں سے پیچ و تاب نہ کھائے بلکہ اسے اگربتی کے دھوئیں کی طرح خوشگوار محسوس کیا کرے۔ مگر غور کرنے پر ایسی دعا کرنا مناسب نہیں لگا اور مجمل طور پر یہی دعا کی ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے غلطی خوردہ بھائیوں کو اس ضرر رساں عادت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور انسانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ تمباکو کے وہ زیادہ سے زیادہ فوائد دریافت کر سکیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے اس میٹھی میٹھی خوشبودار پھولوں والے پودے کو پیدا کیا ہے اور ان بھائیوں کو جو کسی وجہ سے مکمل طور پر اس عادت کو نہیں چھوڑ سکتے توفیق عطا فرمائے کہ وہ یہ شغل دوسروں کی موجودگی میں کر کے اُن کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنیں۔

ہم جاپانی وقت کے مطابق نو بجے شام ٹوکیو پہنچے۔ اوپر سے ٹوکیو روشنیوں کا قریب آیا ہوا کہکشاں دکھائی دیتا تھا۔ ایئرپورٹ کی عمارت میں پہنچے تو دروازے پر چند خواتین توجہ دلا رہی تھیں کہ مسافر قریبی بورڈ پر لگے ہوئے پیغامات سے اپنا پیغام دیکھ لیں۔ خیال تو نہیں تھا کہ ہمارے نام کسی کا پیغام ہوگا مگر دیکھا تو ایک پیغام میرے نام بھی تھا کوئی یوکی (YUKI) صاحب تھے جو ایئرپورٹ کی باہر والی جانب میرے منتظر تھے۔ میرے جاننے والے جاپانی احباب میں سے کسی کا نام یوکی نہیں تھا۔ خیر وسیع عمارت میں مسافروں کا ایک جمِ غفیر تھا جو قطاروں میں لگ کر کسٹم اور صحت کی چیکنگ کی انتظار کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اتنے آدمیوں کے بعد میری باری گھنٹے ڈیڑھ سے پہلے نہیں آسکے گی مگر سٹاف نے نہایت عجلت سے کام مکمل کیا اور میں ساری کارروائی سے فارغ ہو کر باہر جانے والی جانب پہنچ گیا۔ اب یوکی صاحب کو دیکھنا تھا۔ ایک جاپانی نے جو مجھے غور سے دیکھا (مَیں نے اپنے میزبان ادارے JICA کا بیج لگا رکھا تھا اور ساتھ ہی یوکی صاحب والے پیغام کو لٹکایا ہوا تھا کیونکہ جاپان پہنچتے ہی پڑھا لکھا ہونے کے باوجود عملاً اب مَیں اَن پڑھ بن چکا تھا) میں نے کہا۔ کیا آپ یوکی سان (صاحب) ہیں۔ وہ شرما گیا اور مسکراتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑ کر (مجھے "حافظ صاحب" سمجھ کر) ایک اور صاحب کے پاس لے گیا اور کہا یہ یوکی سان ہیں۔ شکل سے وہ نوجوان ہی تھے یوکی نہیں لگتا تھا مگر ماننا پڑا۔ حیران تھا کہ یوکی سان کا مجھ سے کیا تعلق۔ ٹوکیو میں چند جاپانی دوستوں کو میرے آنے کی اطلاع تھی اور اُمید تھی کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی میری راہنمائی کے لئے آجائے گا۔ مگر آیا بھی تو یوکی! اس سے پوچھا۔ میاں آپ ہیں کون اور ہم سے مطلب؟ ——— میں ایک فضائی سروس کمپنی کا

ملازم ہوں۔ ہماری کمپنی ہوائی مسافروں کے استقبال کا انتظام کرتی ہے چنانچہ JICA کی طرف سے آپ کا استقبال کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگی ہے:——— اُس نے میرا سامان لیا باہر کھڑی کار میں رکھا اور ہم ٹوکیو شہر کے لئے روانہ ہوئے۔

کرائے کا یہ استقبال مجھے پسند نہ آیا۔ سوچا شاید یہاں یہی طریق ہو۔ بعد میں اس خیال کی تائید ہو گئی۔ ٹوکیو کا فضائی مستقر ہانیڈا (HANEDA) وسط شہر سے تقریباً ۳۰ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ وہاں پہنچنے کے لئے اوسطاً ایک گھنٹہ وقت لگتا ہے۔ آنے جانے اور انتظار کے تقریباً تین گھنٹے ہو گئے۔ اب تین گھنٹے صرف استقبال کے لئے کون صرف کرے۔ یہی کام اب فضائی سروس کمپنیاں کرتی ہیں۔ جس کا مہمان آرہا ہو۔ کمپنی کو فون کر دے کہ فلاں فلائیٹ سے فلاں نام کا مہمان آرہا ہے۔ اسے ایئرپورٹ پر استقبال کے بعد فلاں جگہ پہنچانا ہے۔ مشینی انداز کا یہ استقبال ہمیں پسند آئے نہ آئے ٹوکیو والوں کا اس کے بغیر چارہ نہیں۔

رات کے دس بج رہے تھے۔ ٹوکیو کی سڑکوں پر کافی ٹریفک تھی۔ یوکی صاحب نے بتایا کہ یہ بہت کم ٹریفک ہے۔ صبح دفاتر کھلنے کے وقت اور پانچ بجے سہ پہر دفاتر بند ہونے کے بعد بہت رش ہوتا ہے۔ بجلی کی روشنیوں میں ٹوکیو مجھے بہت اچھا لگا۔ تعارف کے بعد پہلی بات یوکی صاحب نے جو کی وہ موسم کی شکایت تھی۔ کہنے لگا کہ ہمارا تو گرمی کے مارے بُرا حال ہے۔ پاکستان میں موسم کیسا ہے؟" میں نے کہا۔ "یہاں سے بہت زیادہ گرمی ہے۔ یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت کہاں تک ہوتا ہے؟ ——— عموماً تیس اور چھتیس درجے سنٹی گریڈ اور جس دن زیادہ گرمی ہو ... درجے"

میں نے کہا یہ تو کچھ بھی نہیں، گرمی دیکھنی ہے تو کبھی پاکستان آؤ اور جون کا آخری جمعہ ربوہ میں مسجد اقصیٰ میں پڑھیں گے۔ جاپان واپس پہنچنے کے بعد تمہیں آئندہ کبھی گرمی زیادہ ہونے کی شکایت نہیں ہو گی۔"

میری جائے قیام ٹوکیو انٹرنیشنل سنٹر پہنچے تو یوکی صاحب رخصت ہوئے۔ مجھے میرا کمرہ دکھا دیا گیا اور ساتھ ہی چند کتابچے اس تاکید کے ساتھ تھما دیئے گئے کہ سونے سے پہلے ان کا مطالعہ ضرور کر لیں۔ ان میں سنٹر میں قیام کے قواعد و ضوابط درج تھے۔ نقشے کی مدد سے میں نے مغرب کا تعین کیا۔ نماز عشاء پڑھی اور جاپان میں قیام کے زیادہ سے زیادہ بابرکت و مفید ہونے کی دعا کی اور سو گیا۔ صبح آنکھ دیر سے کھلی (یا شاید سورج ہی جلدی نکل آیا تھا) حیران کن بات یہ تھی کہ سورج عین اس طرف تھا۔ جدھر گزشتہ شب میں نے مغرب سمجھ کر رُخ کیا تھا۔ نقشے پر دوبارہ غور کیا تو اس نے بھی اب سورج ہی کی تائید کی لیکن میرے ذہن میں سمت کا جو تصور قائم ہو چکا تھا اسے مٹانا مشکل تھا۔ سورج بہر حال سمت کے معاملے میں زیادہ قابل اعتماد تھا اس لئے نمازوں کے لئے رُخ بدل لیا مگر ذہن سے سمت کا غلط تصور ابھی تک نہیں نکل سکا۔

میزبان ادارے کی طرف سے کوری ہارا صاحب ملنے آئے وہ ہمارے افسر تربیت ہوں گے۔ انھوں نے میری ٹریننگ کے بارے میں تفصیلی پروگرام مجھے بتایا۔ جاپان کے بارے میں چند معلوماتی کتابچے دیئے۔ جاپانی بول چال نامی کتاب دی پتہ چلا کہ پیر سے جمعہ تک پانچ دن ہم مصروف رہا کریں گے [illegible]

ہی ہیں ORIENTATION COURSE ہوگا جس میں
ہمیں جاپان، جاپانی قوم، جاپانی معاشرت و ثقافت وغیرہ
کے متعلق بتایا جائے گا۔ اس کے اختتام پر ٹوکیو شہر کی معروف
جگہوں کا چکر لگوائیں گے تاکہ شہر کے موٹے موٹے خدوخال ہم
سمجھ جائیں۔

فارغ ہوتے ہی مشن میں محترم عطاء المجیب صاحب
راشد کو فون کیا۔ کوئی جواب نہ آیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ
چند دنوں کے لئے اوساکا گئے ہوئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ
مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے ایک جاپانی احمدی دوست
مکرم معاذ تانی گوچی صاحب کا پتہ دیا ہوا تھا۔ انہیں فون کیا
وہ گھر پر نہیں تھے۔ ان کی بیگم نے فون اٹھایا۔ اب بڑی
دلچسپ مگر اس وقت میرے لئے نہایت پریشان کن صورت
حال پیش آئی۔ انہیں سوائے جاپانی کے کچھ بولنا نہیں آتا
تھا اور مجھے سوائے انگریزی کے ——— میرے لئے
یہ صورت قطعاً غیر متوقع تھی ورنہ میں اس کے لئے تیاری
کر کے چند جملے جاپانی میں تیار کر لیتا۔ خیال تھا کہ معاذ صاحب
بولیں گے اور انگریزی میں بات ہو جائے گی۔ اب کروں تو
کیا کروں۔ ادھر سے جو میں کہوں وہ نہ سمجھ سکیں اور ادھر
سے جو وہ کہیں میں نہ سمجھ سکوں۔ خدایا کیا کریں۔ آخر میں نے
"پاکستان ——— ربوہ ——— میاں طاہر احمد
صاحب" ——— کے الفاظ آہستہ آہستہ دہرائے اور
فون بند کر دیا ——— حافظ صاحب! کچھ نہ پوچھیں
مارے شرمندگی کے کیا حال تھا۔ پسینے سے شرابور اور پھر
ذہن پر بوجھ کہ ایک بہن کے لئے کوفت کا باعث ہوا ہوں۔

خود مل گئے۔ پہلے ان سے معذرت کی۔ پھر اپنا تعارف کرایا
انہوں نے بتایا کہ وہ پیغام سے اس قدر ضرور سمجھ گئے تھے
کہ پاکستان سے کوئی دوست آئے ہیں جو میاں طاہر احمد
صاحب کا ذکر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اگلی شام تشریف لانے کا
وعدہ فرمایا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو یاد آیا کہ ان سے
تو گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میاں صاحب کے گھر
ملاقات بھی ہو چکی ہے۔ وہ بہت ہی محبت اور اخلاص سے
ملے اور بے ساختہ دعوت دی کہ میں ان کے ہاں قیام کروں
میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوئی جاپانی اپنے
کسی دوست کو گھر ٹھہرنے کی دعوت بھی دے سکتا ہے۔
اس لئے کہ جگہ کی تنگی کے باعث عام گھر اس قدر چھوٹے
ہوتے ہیں کہ ایک ہی کمرے سے بیٹھنے، کھانے اور سونے
کا کام باری باری لیا جاتا ہے اور پھر ٹوکیو جیسی جگہ یہ
دعوت تو بہت ہی گہرے اخلاص والے دل ہی کی طرف
سے ہو سکتی تھی۔

میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ
کے فضل سے میرے قیام کا بہت اچھا انتظام ہے اور
مجھے اس بارے میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ مجھے اس
خیال سے بے حد روحانی مسرت ہوئی کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے نئے سرے سے جس اسلامی اخوت کا
احیاء فرمایا ہے۔ اس کے پھل کس قدر شیریں اور
لذیذ ہیں ———!

(باقی آئندہ)

(۳) اسلامی عبادات

نماز کی برکات

جناب ملک سعید احمد رشید اعوان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں دوہرا (جوڑا) خرچ کرے گا۔ اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے (آ جا) تیرے لئے خیر و بھلائی ہے۔ جو شخص نماز پڑھنے والوں میں سے ہو گا اسے باب الصلوٰۃ "یعنی نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد کرنے والوں میں سے ہوا تو باب الجہاد "یعنی جہاد کے دروازہ سے اسے ندا آئے گی۔ اگر روزے رکھنے والوں میں سے ہوا تو "باب الریان" سے اور اگر صدقہ دینے والوں میں (فضیلت رکھتا) ہو گا تو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو جنہیں ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔"

حدیث شریف میں ہے کہ:۔

"اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ"

یعنی نماز مومن کا معراج ہے

یہ وہ عظیم الشان حقیقت ہے جس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک میں بدرجہ اتم و اکمل موجود ہے۔ آپ جوانی میں ہی "غارِ حرا" میں جاتے اور علیحدگی میں تمام دنیا سے الگ تھلگ اپنے ربِّ کریم کے حضور سجدہ میں پڑے رہتے اور اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے اور سوز و گداز سے آستانۂ الوہیت پر پڑے رہتے جبکہ تمام دنیا میٹھی نیند سو رہی ہوتی آپ اپنے مولا کریم کے حضور کھڑے ہوتے اس کے نتیجہ میں آپ کو وہ عظیم الشان مقام عطا ہوا جو انسانیت اور روحانیت کی معراج ہے یعنی بلند ترین اور ارفع و اعلیٰ مقام۔ جس کا اظہار "فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" میں کیا گیا ہے۔ ؎

"یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ"

حدیث شریف میں ہے:۔

"اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ"

یعنی نماز تو وہ چیز ہے جو جنت کی راہ کھولتی ہے۔ اور ہموار کرتی ہے

آخر میں نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

(۱) "عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷)

(۲) "یہ (نماز۔ ناقل) دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۶)

(۳) "نماز مشکلات کی کنجی ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۷)

(۴) "یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۱)

(۵) "قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک اُن میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ لذتِ نماز ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۱)

(۶) "مشکلات اور تکالیف پر فتح پانے کے لئے ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ وہی نسخہ ہے جس کو نماز کہتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲)

(۷) "نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔ اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اُسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۲۰)

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نماز کے فیوض و برکات سے کامل حصہ عطا فرمائے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور اپنا حقیقی عبد بنائے۔ آمین!

○

• خلیفہ الناصر عباسی کے مظالم سے جب مخلوق خدا عاجز آگئی تو فوج نے اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔ آخری عمر میں اس کا یہ حال تھا کہ وہ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بھیک مانگ کر گزارا کیا کرتا تھا۔

(مرسلہ عبدالرب غیرت۔ شیخوپورہ)

○

خصوصی رپورٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے

تینتیسویں (۳۳) سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تینتیسواں سالانہ اجتماع اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ ۴-۵-۶ نبوت ۱۳۵۶ ہش (نومبر ۱۹۷۷ء) کو منعقد ہوا۔ اجتماع کے یہ مبارک ایام خدام احمدیت نے عبادات کے علاوہ خاص طور پر کثرت سے ذکر الٰہی کرنے، درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے میں گزارے۔

یہ اجتماع تین سال کے ناغہ کے بعد امسال ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو منعقد ہونا تھا جو ملتوی ہو کر دو ہفتہ بعد میں منعقد ہوا اس کے باوجود پاکستان کے مختلف حصوں کے کثیر خدام کے علاوہ پانچ بیرونی ممالک کے خدام نے بھی نمائندگی کی۔

۴ نومبر بروز جمعۃ المبارک اجتماع کا پہلا دن تھا مسجد اقصیٰ کے صحن میں شامیانے نصب کئے جا چکے تھے۔ اور خدام کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ کی عمارت نیز مسجد کی شرقی بیرکس میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کی تعداد کے پیش نظر سترہ چھپر لداریوں کا انتظام ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں کیا گیا۔

خدام کو کھانا کھلانے کا انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے شامیانے لگا کر ایک اجتماعی طعام گاہ میں کیا گیا۔ اسی طرح دیگر ضروری انتظامات بھی مکمل ہو گئے۔ صدر محترم نے نماز جمعہ سے قبل انتظامات کا جائزہ لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی مناسبت سے خدام کو خاص طور پر مخاطب فرمایا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفت حیّ و قیوم اور غفور رحیم پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اس خدا کی رحمت اور مغفرت سے مدد حاصل کرو۔ اس کے بغیر انسان کی کوشش بے نتیجہ ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا۔ خدام الاحمدیہ کا جو اجتماع آج شروع ہو رہا ہے۔ تین سال کے وقفہ کے بعد چوتھا اجتماع ہے۔ تین سال تک خدام الاحمدیہ کو اجتماع کرنے کی اجازت حکومت وقت سے نہیں ملتی رہی اس لئے اس چوتھے سال میں جبکہ انتظامیہ یا حکومت نے ہمیں اجتماع کرنے کی اجازت دی ہے ہم ان کے ممنون اور شکر گزار ہیں اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تعالیٰ انہیں صحیح راہوں میں نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے تاکہ وہ عظیم معاشرہ

جو اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو جائے۔ اس اجتماع کو میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کا اجتماع قرار دیتا ہوں۔ یعنی آپ کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ اس اجتماع کے دوران آپ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور زیادہ سے زیادہ اس کے حضور عاجزانہ اور تضرع اور دعا کے ساتھ جھکیں اور اس کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کریں۔ بعض ظاہری چیزیں ہیں وہ اس اجتماع میں نہیں ہوں گی۔ صرف اس اجتماع میں میں نے ہدایت دی ہے کہ جھنڈا نہ لہرایا جائے۔ اجتماع پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اسی طرح خدام اپنی عمر کے لحاظ سے جو جسمانی قوت اور جوش کا زمانہ ہے نعرے بھی خوب لگاتے ہیں۔ میں ہدایت کرتا ہوں کہ اس اجتماع میں کوئی نعرہ نہیں لگایا جائے گا۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ تقاریر سنتے ہوئے آپ کی زبان "سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا ذکر کرتی رہے یا درود بھیجتی رہے

نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے اجتماع کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ مسجد کے صحن میں مسجد کے بڑے دروازے کے سامنے سٹیج لگایا گیا تھا۔ نماز جمعہ کے معاً بعد خدام دفتر بیرون سے ٹکٹ حاصل کر کے پنڈال میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳ بج کر ۵ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو صاحبزادہ مظفر احمد نے کی۔ اس کے بعد مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ نے نظم "نونہالانِ جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھی۔ افتتاحی اجلاس میں ۲۴۴ مجالس کے کل ۳۵۵۶ خدام شامل ہوئے۔ جن میں ربوہ کے ۱۸۵۶ اور بیرونی مجالس کے ۱۷۰۰ خدام تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے جو افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

حضور نے تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یوں تو ہر سال ہی خدام الاحمدیہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کی یاد دہانی ہو جاتی ہے لیکن اس دفعہ ایک لمبا وقفہ درمیان میں آگیا جس کی وجہ سے تین سال کے ناغہ کے بعد اب چوتھے سال میں یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

گویا اس اجتماع میں نیکی کی باتیں سننے کے جو مواقع پیدا ہوتے ہیں ان میں تین سال تک خدام حصہ نہ لے سکے۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت میں آپ کو آپ کا جو مقام ہے وہ یاد دلانے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ آپ کو جب تک اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کا اور پھر ان ذمہ داریوں کی ادائیگی پر جو ابدی انعام آپ کو ملنے والا ہے اس کا علم نہ ہو اس وقت تک آپ میں اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے بشاشت پیدا نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام کی تعلیم کو سمجھنے لگے اور اس سلسلہ میں اپنے فرائض کو پہچان لے اس کے دل میں ایسی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے شیطانی حملوں کے خطرات سے بچا لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص خدا کی رحمت کے سایہ تلے ہنستا مسکراتا ہوا اور مخالف قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایک ایسے روحانی انقلاب عظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے جو نہ پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک اس کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے۔ یہ انقلاب آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ ساری دنیا امتِ واحدہ بن کر رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اس انقلاب کا آغاز ہوا اور پھر تین صدیوں (خیر القرون) کے بعد اس میں کچھ سستی پیدا ہو گئی، کچھ بد اثرات آ گئے مگر پھر بھی ایک حصہ امتِ مسلمہ کا ہمیشہ ایسا رہا جس نے اپنے تئیں اسلام کی اشاعت کے لئے وقف رکھا۔ حتیٰ کہ تنزل کے زمانہ میں بھی ہمیں مقربین بارگاہِ الٰہی کا ایک دریائے عظیم نظر آتا ہے۔ بہر حال یہ حیثیت مجموعی کبھی کچھ ترقی اور کبھی کمی کی یہ کیفیت مد و جزر کی صورت میں قائم رہی۔ حتیٰ کہ مہدی موعودؑ کا وہ زمانہ آ گیا جس میں نیکی اور بدی میں اور نور اور ظلمت میں آخری جنگ مقدر تھی۔

حضور نے فرمایا۔ اس آخری زمانہ کے قریب میں ہمیں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں نظر آتی ہیں یعنی (۱) سرمایہ دارانہ نظام۔ جس میں پریس کے قیام اور ذرائع آمد و رفت کی ایجادوں نے بنی نوعِ انسان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا اور یوں اسلامی انقلاب کی راہ ایک حد تک ہموار کر دی (۲) روسی انقلاب جس نے سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد پر ہی مزید علمی تحقیق کو آگے بڑھایا اگرچہ اس نے بہت حد تک نقصان بھی پہنچایا تاہم یہ انقلاب بھی اسلام کے روحانی انقلاب کو آگے بڑھانے کا موجب بنا۔ (۳) چینی سوشلزم کا برپا کردہ اخلاقی انقلاب جسے پہلے دو انقلابوں کی تیسری منزل قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی اسلامی انقلاب کے لئے ممد ثابت ہوا۔

حضور نے فرمایا اسلام کے روحانی انقلاب عظیم کا عروج "لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" کی قرآنی بشارت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے زمانہ میں مقدر تھا جس نے اس زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اور جسے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا پیار تھا کہ اس کی روح سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ

میں تو کوئی چیز ہی نہیں ہوں۔ یہی وہ مہدی موعودؑ ہے جس نے اسلام کی وہ خادم جماعت پیدا کی ہے جس نے دعاؤں، قربانیوں، اور مجاہدات کے ذریعہ اس روحانی انقلاب عظیم کو عروج تک پہنچانا ہے آپ سب خدام اس جماعت کے افراد ہیں۔ آپ نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ ایک طرف تو اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھیں اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیں کہ ہمارا خدا بہت قدرتوں والا خدا ہے ہمیں جس خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عشق و پیار ہے اس کا افاضۂ روحانی حدود نہایت سے بہت بالا ہے اور قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔

• حضور نے فرمایا یہ ہے آپ کا مقام اور یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں! ان ذمہ داریوں کو ہم دعاؤں کے ساتھ ہی پورا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خدام کے امسال کے اس اجتماع کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اجتماع قرار دیا ہے۔ ہم اپنی کوشش سے دنیا کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں جیت سکتے جب تک کہ آسمان کے فرشتے ہماری مدد نہ کریں مگر ان فرشتوں کی مدد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ آنے والی ہر نسل بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور پھر اس کے مطابق قربانیاں پیش کرے۔ ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ ان کے لئے بھی جو آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ہمیں ہر شخص کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے دعائیں اور کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اپنے مقام کی عظمت کو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھنا بھی از حد ضروری ہے۔ آپؑ کی تصنیفات قرآن کریم کی سچی تفسیر یا احادیث نبویؐ کی شرح پر ہی مشتمل ہیں کیونکہ اب قرآن کریم قیامت تک کے زمانہ کے لئے آخری اور مکمل ہدایت ہے اور کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو اس میں سے کچھ نکال سکے یا اس میں کچھ زائد کر سکے۔ حتی کہ اس کا کوئی ایک نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا مگر اس میں جو کچھ بتایا گیا ہے اسے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ اسے جتنی دفعہ پڑھا جائے وہ کم ہے اور ہر دفعہ اس میں نئے نئے معانی اور نئے معارف قرآنی نظر آتے ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ پس خدام اپنے مقام کی اہمیت کو سمجھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور پھر دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور مجھے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور حقیقی خادم بنائے تاکہ مہدی موعود کی جماعت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور ساری دنیا امت واحدہ بن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی بصیرت افروز خطاب کے بعد سوا چار بجے سہ پہر جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جو شام تک جاری رہے۔ ان میں فٹ بال اور کبڈی کے ابتدائی مقابلے شامل ہیں۔ کھیلوں سے فارغ ہو کر پنڈال میں خدام نے نماز مغرب و عشاء ادا کیں جس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "الامام جُنّۃ" کے موضوع پر درس قرآن پاک دیا۔ آپ نے آیت وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا ۔۔الخ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی جماعت کا دل اس کا امام ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ جماعت ایک مرکز پر جمع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیوں میں ایک وحدت ایک ایمان، ایک تصور، ایک جذبہ اور ایک یقین پایا جاتا ہے۔ درس کے بعد کھانے کے لئے وقفہ ہوا اور اسی دوران معیار سوم کے خدام کے مابین تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۱ مقررین شامل ہوئے۔ مکرم حمید اللہ صاحب شیخوپورہ اوّل اور مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ دوم اور مکرم عبدالخالق صاحب شاد مغلپورہ لاہور سوم قرار پائے۔

رات سات بج کر ۳۵ منٹ پر مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم ہادی صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعد ازاں معتمد صاحب مرکزیہ نے تعمیل فیصلہ جات شوریٰ اپریل ۷۶ء کی رپورٹ پیش فرمائی۔ نیز رپورٹ اضافہ جات دوران سال پیش کی۔ اس کے بعد رد شدہ تجاویز مع وجوہ پڑھ کر سنائیں۔ دریں اثناء صدر محترم بھی رد شدہ تجاویز سے متعلق وضاحت فرماتے رہے۔ اس کے بعد ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے ایجنڈا کی تجویز ۱، ۲، ۳ اور تجویز ۴ کے لئے دو علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیاں تشکیل کی گئیں۔ اوّل الذکر کمیٹی کے صدر مکرم شمیم پرویز صاحب قائد ضلع جھنگ اور سیکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مہتمم تحریک جدید اور مؤخر الذکر سب کمیٹی کے صدر مکرم منظور احمد شاد صاحب کراچی اور سیکرٹری مہتمم صاحب خدمت خلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مقرر ہوئے۔

آخر میں صدر محترم نے نمائندگان شوریٰ کو سنجیدگی سے غور کر کے مخلصانہ مشورے پیش کرنے کی ہدایت کی نیز خدام کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلایا کہ وہ اپنے اوقات ذکر الٰہی سے معمور رکھیں۔ اس کے ساتھ ہی شوریٰ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

سب کمیٹیوں کے اجلاس اسی رات مسجد اقصیٰ کی بالائی منزل میں منعقد ہوئے جو رات گئے تک جاری رہے اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار دوم ہوا۔ ۱۵ مقررین

نے شرکت کی اور محمد احمد اشرف صاحب ربوہ اوّل، رفیق احمد صاحب ربوہ دوم اور عبد الخالق صاحب بہاولپور سوم قرار پائے۔

اس کے معاً بعد تلاوت قرآن پاک کا ابتدائی مقابلہ ہوا جس میں کافی تعداد میں خدام نے شرکت کی۔ پھر تلاوت کا فائنل مقابلہ ہوا جس میں ظفر اللہ احمدی سیالکوٹ اوّل، محمد احمد عارف سرگودھا دوم اور مبارک احمد کوئٹہ سوم قرار پائے۔

مقابلہ حفظِ قرآن کے دو معیار تھے۔ عام مقابلہ میں اظہر احمد ربوہ اول، صادق محمد طاہر ربوہ دوم اور عبد الرشید منگلا سوم آئے۔ حفّاظ کے مقابلہ حفظ میں حافظ محمد یحییٰ فیصل آباد اوّل، عبد الوہاب ربوہ دوم اور مبارک احمد کوئٹہ سوم قرار پائے۔

اس دوران مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصّہ میں مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ اور ترجمہ و تفسیر القرآن کے مقابلے ہوئے۔ مطالعہ کتب کے مقابلہ میں سید محمد رضا بسمل کراچی اوّل، ملک مبشر احمد فیصل آباد دوم اور ترلشیبی مسعود احمد فیصل آباد سوم آئے اور ترجمہ و تفسیر کے مقابلہ میں اظہر احمد ربوہ اول، احمد خان منگلا دوم اور حبیب احمد ربوہ سوم قرار پائے۔ گیارہ بجے شب اجتماع کے پہلے دن کے پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

دوسرا دن:

دوسرے روز ۵ نومبر ۱۹۷۷ء (نبوت ۱۳۵۶ہش) علی الصبح خدام پروگرام کے مطابق بیدار ہو کر نماز تہجد کے لئے مقام اجتماع میں منتظم ہو رہے ہوئے۔ ساڑھے چار بجے

نماز تہجد باجماعت شروع ہوئی۔ اور کثیر تعداد میں خدام نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ ۵ بج کر ۲۰ منٹ پر نماز فجر ہوئی جس کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے درس قرآن دیا۔ آپ نے آیت قرآنی

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ بندہ کا تعلق پیدا ہو جائے اور دعا اس تعلق کے قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ درس القرآن کے بعد تمام خدام نے پنڈال میں اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے تلاوت قرآنِ پاک کی۔ ۶ بجے خدام مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ میں اجتماعی ورزش کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد ناشتہ

کے لئے وقفہ ہوا۔ اس دوران والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔

ناشتہ کے بعد ورزشی اور علمی مقابلے ہوئے علمی مقابلوں میں مشاہدہ و معائنہ، مضمون نویسی، حفظِ نظم اور مطالعہ حدیث کے مقابلے شامل ہیں۔ ان مقابلوں کا نتیجہ حسبِ ذیل ہے:۔

(۱) مشاہدہ و معائنہ:

اوّل: مرزا منیر احمد۔ لانڈھی کراچی

دوم: سید حامد مہ لقا احمد حافظ آباد

سوم: شیخ طاہر احمد منیر شمن آباد لاہور

(۲) مطالعہ حدیث: (معیار اول)

اوّل: محمد الیاس منیر ربوہ

دوم: حبیب احمد۔ ربوہ

سوم: ناصر احمد چیمہ۔ ہیڈ رسول

(معیار دوم) اوّل: غلام احمد چغتائی۔ مظفر گڑھ

دوم: ناصر احمد فیصل آباد

سوم: عبدالسمیع خان ربوہ

(معیار سوم) اوّل: غلام سرور شیخوپورہ

دوم: محمد جمیل فیصل آباد

سوم: عبدالقادر ترگڑی۔ گوجرانوالہ

(۳) مضمون نویسی:

(معیار اوّل) اوّل: محمد الیاس منیر۔ ربوہ

دوم: قریشی مسعود احمد فیصل آباد

سوم: حبیب احمد۔ ربوہ

(معیار دوم) اوّل: عبدالسمیع خان ربوہ

دوم: نثار احمد مارٹن روڈ کراچی

سوم: مرزا منیر احمد لانڈھی کراچی

(معیار سوم) اوّل: ناصر جمال چغتائی فیصل آباد

دوم: محمد لطیف فیصل آباد

سوم: محمد جمیل فیصل آباد

(۴) حفظِ نظم:

اوّل: ملک مبشر احمد۔ فیصل آباد

دوم: نذیر احمد سرگودھا چھاؤنی

سوم: ناصر احمد چیمہ۔ ہیڈ رسول۔

اس دوران کھیل کے میدان میں خدام نے ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑوں، لمبی و اونچی چھلانگ، گولہ و نیزہ پھینکنے، تھالی پھینکنے، وزن اٹھانے اور کلائی پکڑنے کے مقابلوں میں شرکت کی۔ ان مقابلوں کا نتیجہ حسبِ ذیل ہے:۔

(۱) دوڑ ۱۰۰ میٹر:

اوّل: خلیل احمد، دوم: نعیم احمد ربوہ

(۲) دوڑ ۴۰۰ میٹر:

اوّل: نعیم احمد ربوہ، دوم: سید خلیل احمد

(۳) دوڑ ایک میل:

اوّل: محمود احمد بٹ ربوہ۔

دوم: نعیم احمد ربوہ، سوم: سید خلیل احمد ربوہ

(۴) کلائی پکڑنا:

اوّل: مبارک احمد سندھ

دوم: محمد اسلم منڈگا۔ سرگودھا۔

(۵) وزن اٹھانا:

اوّل: خالد مسعود بھٹی کھاریاں۔

دوم: محمد اسلم مانگٹ اونچے

(۶) **لمبی چھلانگ:**

اوّل: محمد اسلم۔ مانگٹ اونچے

دوم: داؤد احمد

(۷) **اونچی چھلانگ:**

اوّل: مبشر احمد۔ سرگودھا

دوم: عبد الباسط۔ ربوہ

(۸) **نیزہ پھینکنا:**

اوّل: سلطان احمد بھٹی۔ گوجرانوالہ

دوم: مبارک احمد گھمن۔ سرگودھا

(۹) **تھالی پھینکنا:**

اوّل: مبارک احمد گھمن۔ سرگودھا۔

دوم: سلطان احمد بھٹی۔ گوجرانوالہ

(۱۰) **گولہ پھینکنا:**

اوّل: مبارک احمد گھمن۔ سرگودھا

دوم: سلطان احمد بھٹی۔ گوجرانوالہ

ان انفرادی مقابلوں کے بعد ۹ بج کر ۵۰ منٹ تک اجتماعی ورزشی مقابلے ہوتے رہے جن میں فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے شامل ہیں۔

اس کے بعد خدام پنڈال میں تشریف لائے جہاں مقابلہ علم معلومات منعقد ہوا اس میں ہر سہ معیار کے خدام نے بڑے شوق سے حصّہ لیا۔ اس مقابلہ میں معیار اوّل میں سے مبشر احمد اوّل، ہدایت اللہ ناصر دوم، اور ناصر احمد جیمہ سوم آئے۔ اور معیار دوم میں عبد السمیع ربوہ اوّل، خلیل احمد سونگی دوم اور نام احمد ڈوگر فیصل آباد سوم آئے۔ اور معیار سوم میں غلام سرور شیخوپورہ اوّل، عبد الرشید دوم اور ملک منصور احمد سوم آئے۔ اس دلچسپ مقابلہ کے بعد مکرم محمد شفیق قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" کے موضوع پر مضمون پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار خاص ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں ہر مقرر نے ۱۰ منٹ تک مقررہ عنوان پر تقریر کی۔ اس مقابلہ میں پانچ اضلاع کے منتخب نمائندوں نے مقررہ موضوعات پر تقاریر کیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق حافظ مظفر احمد ربوہ اوّل

قرار پائے۔ آپ نے "قرآن جواہرات کی تھیلی ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

ندیم احمد کراچی دوم آئے۔ آپ نے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کے موضوع پر تقریر کی اور لئیق احمد کوشہ سوم آئے۔ آپ نے "صحابہ کرامؓ کا تقویٰ اور پرہیزگاری" پر تقریر کی۔

اس کے بعد دوپہر کے کھانے اور تیاری نماز کے لئے وقفہ ہوا۔ اس دوران سٹیج پر مقابلہ اذان ہوا جس میں کثیر تعداد میں خدام شریک ہوئے۔ نتیجہ کے مطابق اول محمد ظفر اللہ احمدی سیالکوٹ ۔ دوم غلام سرور شیخوپورہ و منیر احمد جاوید لاہور اور سوم حافظ امیر حسین راولپنڈی قرار پائے۔

وقفہ کے بعد ۲ بجے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ جس کے بعد ذکر حبیب کا دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام ہوا۔ اس میں پہلے مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم دید واقعات سنائے۔ بعد ازاں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے اپنا ایک واقعہ سنایا۔

اس پروگرام کے بعد ٹھیک ۲ بج کر ۵۵ منٹ پر شوریٰ کا دوسرا اجلاس (برائے انتخاب صدر) حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ہادی عاشق حسین صاحب منگلا نے کی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے قواعد انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پڑھ کر سنائے۔ انتخاب کے سلسلہ میں حسب قاعدہ ہر نمائندہ نے تین بار ووٹ دے کر اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ اور کثرت رائے سے تین اشخاص محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر اور محترم محمد شفیق قیصر صاحب کیلئے حضور اقدس کی خدمت میں سفارش کی۔

انتخاب کے بعد شوریٰ کے دوسرے اجلاس کی بقیہ کارروائی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں عمل میں آئی۔ تلاوت حافظ مظفر احمد نے کی۔ اس کے بعد ایجنڈا کی تجاویز نمبر ۱ کے متعلق سب کمیٹی نمبر ۱ کے صدر مکرم منظور احمد شاد صاحب نے گزشتہ شب ہونے والی کمیٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش فرمائی۔ صدر مجلس نے حفظ قرآن کے متعلق تجویز نمبر ۱ پر عام بحث کی دعوت دی۔ جس پر بعض نمائندگان نے اپنے نام لکھوائے اور باری باری سٹیج پر آکر اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اس دوران صدر محترم بھی ضروری وضاحت فرماتے رہے۔ آخر میں فرمایا کہ یہ تجویز اچھی ہے۔ نیز مہتمم صاحب تربیت کو ہدایت فرمائی کہ وہ حفظ قرآن سے متعلق قرآن کریم، احادیث رسولؐ، حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر بزرگان کے ارشادات اکٹھا کر کے خالد میں شائع کروائیں۔ تجویز سے متعلق سب کمیٹی کی جملہ سفارشات منظور کر لی گئیں۔

اس کے بعد سب کمیٹی نمبر کی طرف سے ایجنڈا کی تجاویز نمبر وقف جدید کے ایک لاکھ کے بجٹ کی وصولی کے بارہ میں سفارشات پیش کی گئیں۔ نمائندگان شوریٰ نے وقف جدید کے ایک لاکھ روپیہ کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے سلسلہ میں مزید مشورے اور تجاویز پیش کرتے ہوئے

اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ بالآخر شوریٰ کے نمائندگان نے سب کمیٹی کی جملہ سفارشات منظور کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ امام وقت کے ارشاد کی تعمیل میں ہم ہر حال میں ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء تک وقف جدید (دفتر اطفال) کا ایک لاکھ کا ٹارگٹ پورا کریں گے۔ اس سلسلہ میں ۲۰ نومبر سے ۲۷ نومبر تک عشرہ دو مولی وقف جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد شوریٰ کا اجلاس ختم ہوا اور دوستی مقابلوں کے لئے وقفہ ہوا۔ جامعہ کی گراؤنڈ میں کبڈی۔ فٹ بال اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے شام مقام اجتماع میں خدام واپس آئے تو نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "مقام مہدی علیہ السلام" کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ آپ نے حدیث "لو کان الایمان معلقاً بالثریا" اور "لا المھدی الا عیسیٰ" کی تشریح کرتے ہوئے مہدی علیہ السلام کا مقام واضح فرمایا اور رسول اللہؐ کا یہ ارشاد پیش کیا کہ جب مہدی مبعوث ہو تو تمہیں اگر برف کے تودوں پر سے گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو بھی جا کر اسے میرا سلام پہنچانا۔

درس حدیث کے بعد کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر خدام پھر مقام اجتماع میں جمع ہوئے اور ساڑھے سات بجے شب تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ مکرم منصور احمد صاحب نگر ایسی بہ انداز تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے "وقفِ زندگی" کے موضوع پر خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے تحت ایک خاص گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو دین کا کام کرے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں وقفِ زندگی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے خدام کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے "نماز باجماعت کی اہمیت قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

اس پروگرام کے آخر میں صدر اجلاس ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر خدام سے ایک نہایت روح پرور خطاب فرمایا۔ آپ نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں برکاتِ خلافت بیان کرتے ہوئے اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرنے کی تلقین فرمائی جو چودہ سو سال کے بعد عطا ہوئی ہے آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں فرمایا کہ:

"خدام عہد کریں کہ وہ خلیفہ وقت کے
آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور دائیں
بھی لڑیں گے اور بائیں بھی اور ہمیشہ
خلافت کی حفاظت کریں گے۔

آپ کے اس روح پرور خطاب کے بعد یہ ایمان افروز مجلس برخاست ہوئی اور معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جو سوا گھنٹہ جاری رہا۔ اس مقابلہ میں جناب لیئق احمد عابد ساہیوال اوّل ، ملک مبشر احمد فیصل آباد دوم اور نصیر احمد قمر ربوہ سوم قرار پائے۔ اور منصفِ اعلیٰ نے حوصلہ افزائی کا انعام بلال احمد عطا لاہور کو دینے کی سفارش فرمائی۔

تقریری مقابلہ کے بعد ساڑھے نو بجے ایک نہایت دلچسپ مجلس علمی سوالات کے جوابات سے متعلق منعقد ہوئی۔ خدام نے پہلے ہی سے اپنے سوالات تحریری طور پر بھجوا دیئے تھے۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے خدام کے سوالات کے نہایت دلچسپ اور مفید جوابات دیئے۔ یہ مجلس قریباً گیارہ بجے رات تک جاری رہی اور اس کے اختتام کے ساتھ ہی اجتماع کے دوسرے روز کے پروگرام بھی ختم ہو گئے۔ فالحمد للہ!

تیسرا دن

۶ نبوت (نومبر) بروز اتوار اجتماع کے تیسرے روز ساڑھے تین بجے سے خدام کو بیدار کرنا شروع کر دیا گیا۔ ساڑھے چار بجے نماز تہجد باجماعت شروع ہوئی۔ پانچ بج کر ۴۰ منٹ پر نماز فجر ہوئی۔ اس کے بعد محترم لیئق احمد صاحب طاہر مہتمم اطفال نے سورہ بقرہ کی سترہ آیات کا درس دیا۔ درس کے بعد خدام نے دس منٹ کے لئے پنڈال میں قرآن کریم کی تلاوت کی۔ چھ بجے پنڈال کے سامنے اجتماعی ورزش کا پروگرام ہوا جس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے ناشتہ کا وقفہ ہوا۔ اس دوران سٹیج پر نظم خوانی اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوتے رہے۔ رسہ کشی اور والی بال کے ورزشی مقابلے جامعہ کی گراؤنڈ میں۔ اور ناشتہ کے بعد فٹ بال اور کبڈی فائنل کے مقابلے ہوئے۔

نو بج کر ۱۰ منٹ پر علمائے سلسلہ کی تقادیر کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم صادق محمد طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیرؔ سابق مبلغ ماریشس ، سیرالیون ۔ سری لنکا و مشرقی افریقہ نے خدام کو تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس کے بعد محترم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے رد کرنے کی سفارش کی گئی ....

....

....

ایجنڈا کی چوتھی تجویز میزانیہ کے بارہ میں تھی۔ سب کمیٹی نے اسے منظور کرنے کی سفارش کی۔ اس کے بعد بعض نمائندگان شوریٰ نے میزانیہ کے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور مختلف اہم پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اس دوران صدر محترم مختلف ضروری امور کی وضاحت فرماتے رہے۔

قریباً پونے تین بجے مجلس شوریٰ کا یہ آخری اجلاس ختم ہوا۔

آئندہ دو سال کیلئے خدام الاحمدیہ کے صدر کی منظوری

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اعلان کیا کہ:-

حضور ایدہ اللہ نے آئندہ دو سال کے لئے محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو خدام الاحمدیہ کا صدر منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے

o

آخری اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر ۸ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد محترم قاری عاشق حسین (سانگلہ ہل) نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ پھر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے قیادت خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو کارگزاری کے لحاظ سے اول آنے پر شیلڈ عطا فرمائی۔ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کو اول آنے پر علم انعامی عطا فرمایا۔ حضور نے دوم اور سوم آنے والی قیادتوں کو سندات امتیاز عطا فرمائیں۔ نیز سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مختلف ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والی ٹیموں اور علمی مقابلوں میں خصوصی انعامات حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ساڑھے تین بجے بعد دوپہر حضور نے خدام سے اختتامی خطاب فرمایا۔ جبکہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں وسیع و عریض پنڈال خدام و اطفال اور دیگر حاضرین سے پُر ہو چکا تھا۔ حضور کے ارشادات کا نہایت مختصر خلاصہ اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے:-

حضور نے سب سے پہلے تو اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ اس سہ روزہ سالانہ اجتماع میں تین سال

کا وقفہ ہو جانے کی وجہ سے اور کچھ مرکزی منتظمین کی سستی کی وجہ سے امسال اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد نسبتاً کم رہی ہے۔ ۱۹۷۶ء کے آخری اجتماع میں ۵۲۶ مجالس شامل ہوئی تھیں جبکہ امسال ان کی تعداد ۴۹۹ ہے

حضور نے فرمایا۔ آئندہ سال ایسے نہیں ہونا چاہیئے ہمارا ہر قدم بہرحال آگے بڑھنا چاہیئے۔

پھر حضور نے چندہ وقفِ جدید کا جو حصہ اطفال و ناصرات کے ذمہ لگایا گیا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وصولی میں بھی خامی رہی ہے۔ چونکہ اطفال سے چندہ لینے کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی ہے اس لئے انہیں اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

عظیم روحانی انقلابی دور کے دو بنیادی مطالبے

اس کے بعد حضور نے فرمایا جیسا کہ مَیں نے جمعہ کے دن اپنے بھائیوں اور بچوں کو بتایا تھا کہ سیّدنا حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بپا کردہ عظیم روحانی انقلاب زمانہ کے لحاظ سے اپنے دوسرے دور یعنی عروج کی ان منزل میں داخل ہو چکا ہے جن کی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارت دی تھی اور جن کا ذکر قرآن کریم نے لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے الفاظ میں کیا ہے عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے معنے صرف تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کے نہیں ہیں بلکہ وہ تمام ازم بھی اس میں شامل ہیں۔ جو انسانی دماغ نے مذہب کے قائمقام کے طور پر معاشرتی اور تمدنی اصولوں کی صورت میں موجودہ زمانہ میں بنائے ہیں مثلاً اشتراکیت وغیرہ۔ ان تمام ازموں پر بھی اسی دَور میں اسلام نے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ رسول کریمؐ کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر ہے جبکہ تمام دنیا نے امّتِ واحدہ بن کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے گویا آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب بپا ہوا تھا اس کی حرکت اب اپنے آخری عروجی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس دور کے یہ دو بنیادی مطالبے ہیں (۱) ہماری صفوں میں ہر لحاظ سے کامل اور پختہ اتحاد قائم رہے۔ ایسا اتحاد جس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہ ہو۔ (۲) اس دور میں غلبۂ اسلام کے لئے جو منصوبے اور تدابیر بھی اختیار کی جائیں ان میں بھی کامل اتحاد اور یکجہتی ہونی چاہیئے۔ چونکہ دنیا کو امتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ایک بہت عظیم کام ہے اور یہ خیر و شر کا آخری معرکہ ہے۔ اس لئے عقلاً اسے روکنے کے لئے شیطان بھی اپنا آخری زور لگائے گا اور اس کی تدابیر کو ناکام بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی کامل یکجہتی سے اپنے منصوبوں کو بروئے کار لائیں۔

خلافت کی عظمت و اہمیت

حضور نے فرمایا ان منصوبوں کو کامل یکجہتی سے تیار کرنے والا وجود خلافت ہے جس کی ایک صفت یہ ہے کہ اسے خدا نے قائم کیا ہے اور پھر اس کی حفاظت اور تائید کا اس نے خود وعدہ کیا ہے۔ خلافت کی روح یہ ہے کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور دونوں مل کر ایک وجود بنتے ہیں۔ خلافت آپ کے

دکھوں کا مداوا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ کے لئے رات
دن دعائیں ہوتی ہیں۔ آپ کی دینی اور دنیوی بھلائی کی
تدابیر کی جاتی ہیں اور دوسری طرف جماعت دعاؤں اور
قربانیوں کے ذریعہ خلافت کی مدد کرتی ہے۔ جس طرح اگر
ایک انگلی کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس سے متاثر ہوتا
ہے یہی حال خلافت اور جماعت کا ہے۔

خلافت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم
منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں حضور نے ان کا ذکر
کرنے کے بعد بتایا کہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو روکنے
کے لئے شیطانی حملوں کے بنیادی طور پر دو اہم حصے
ہیں۔ (۱) اندرونی طور پر جماعت میں تفرقہ اور بداعتقادی
پیدا کرنے کی کوشش کرنا (۲) اسلام کی مخالف قوتوں
کو ابھارنا اور انہیں اسلام کا مقابلہ کرنے پر اکسانا۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت میں اندرونی تفرقہ
اور بداعتقادی پھیلانے کے ضمن میں اس امر کا ذکر فرمایا
کہ بعض منافق طبع لوگ ہر صدی کے سر پر مجدد کے آنے
والی حدیث نبویؐ کی آڑ میں جماعت میں تفرقہ اور
بداعتقادی پھیلانا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس میں ہرگز
کامیاب نہ ہوں گے اور ہماری جماعت کبھی ایسے لوگوں
کے دھوکہ میں نہیں آئے گی۔

حضور نے بتایا کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ
میں اور اس سے قبل کی کتب میں بھی بکثرت مسیح موعودؑ
اور مہدی کے آنے کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ پھر اس کی
علامات اور نشانیاں بھی تفصیل کے ساتھ بتائی گئی ہیں۔
اس کے کاموں پر روشنی ڈالی گئی ہے جبکہ مجدد کی کوئی
نشانی یا علامت نہیں بتائی گئی۔

حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ اس حدیث
کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ دراصل قرآن مجید
کی ہی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے۔ لفظ مجدد قرآن کریم
میں کہیں موجود نہیں ہے۔ دراصل مجدد والی حدیث کی
تفسیر آیت استخلاف میں مضمر ہے جس میں خلافت کے
ساتھ تجدید دین کو وابستہ کر دیا گیا ہے اور حضرت مسیح
موعودؑ کی خلافت چونکہ دائمی ہے اس لئے خلافت
کے دائرہ سے باہر کوئی مجدد نہیں ہو سکتا اور جو بھی
مجدد ہوں گے (اور وہ بکثرت ہوں گے) وہ بہرحال
خلافت کے تابع ہوں گے۔

آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی بیان فرمودہ تصریحات کی روشنی میں بتایا کہ اس معمورۂ
دنیا میں ہزاروں آدم ہوئے ہیں اور ہر آدم کا دور سات
ہزار برس کا ہوتا ہے ہم اس وقت اپنے آدم کے دور کے
ساتویں ہزار میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ دور مسیح موعودؑ
کا دور ہے جو کہ سراسر خیر و برکت کا اور غلبۂ اسلام کا
دور ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے اپنے تئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ
کے طفیل مجدد الف آخر اور خاتم الخلفاء قرار دیا ہے کیونکہ
آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے
عاشق اور محبوب تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(باقی صفحہ ۵۲ پر دیکھیں)

قراردادِ تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ خصوصی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے داماد اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے ــــــــــ مرحوم گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ آپ ایک صوفی منش اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ منفرد طبیعت پائی تھی ــــــ ایک دفعہ کسی غیر احمدی دوست نے آپ سے احمدی اور غیر احمدی میں فرق پوچھا تو یہ ذوقی اور دلچسپ جواب دیا کہ "احمدیوں کو خدا پر ناز ہے تمہیں خدا پر ناز نہیں"

ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ، مرزا صاحب مرحوم کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

ہم ہیں: ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ!

سلسلہ احمدیہ کے دو بزرگ عالم اور خادم۔ مکرم صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب اور مکرم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

مکرم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کابل کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے آپ عربی اور فارسی کے جید عالم تھے اور فارسی و اردو میں نہایت عمدہ نظمیں بھی کہا کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں استاذ رہے۔ نہایت باحیا، نیک دل، سادہ مزاج، منکسر المزاج اور بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

دوسرے بزرگ محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری مرحوم احمدیت کے جید و مستند عالم، مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ آپ دیوبند کے فاضل تھے۔ جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ میں استاذ رہے۔ نہایت نیک، منکسر المزاج، دعا گو، فرشتہ خصلت انسان تھے آپ کی تفاسیر دستور الارتقاء۔ البشریٰ للیائسین اور تفسیر سورۂ کہف شاندار علمی کارنامے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہر دو بزرگوں کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پورا فرمائے۔ (آمین!)

• "مہدی آگئے اور انہوں نے قرآنی علوم و معارف کے دریا بہا دیئے ——— بدقسمتی ہوگی اگر آپ مہدی علیہ السلام کی جماعت میں ہوتے ہوئے بھی اس روحانی دولت کو حاصل نہ کرسکیں جو حضورؑ نے تقسیم کی۔"

• "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال دفتر اطفال وقف جدید کیلئے ایک لاکھ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایثار و قربانی اور اطاعت کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔"

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خدام سے خطاب

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تینتیسویں ۳۳ سالانہ اجتماع کے موقع پر مکرم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام سے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

"آج ہمارے دل مسرت اور شکر کے جذبات سے لبریز ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ہمیں ایک بار پھر یہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہمارا یہ سالانہ اجتماع خالص دینی، تربیتی اور تعلیمی اجتماع ہے جو بے شمار برکات اور فوائد کا حامل ہے گزشتہ چار سال سے نامساعد حالات کے باعث ہم اپنا یہ اجتماع منعقد نہیں کرسکے اور یہ محض خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اجتماع منعقد نہ ہوسکنے کے باوجود بھی مجالس میں سستی پیدا نہیں ہوئی بلکہ مجموعی طور پر خدام الاحمدیہ نے اپنے فرائض کو سمجھا اور پہلے سے بھی کہیں زیادہ شوق اور جذبے کے ساتھ آگے قدم بڑھایا اور زندہ قوموں کا طرۂ امتیاز یہی ہے کہ وہ ہمیشہ ترقی کے مدارج طے کرتی چلی جاتی ہیں اور ان کے قدم پیچھے ہٹنے۔ یا رُکنے کی بجائے تیز سے تیز تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اسلام صرف گفتار کا غازی بننے کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور زندگی جمود کا نہیں حرکت کا نام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے۔ جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں کہ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی .... پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمّی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضہ کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر اگر تم اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنی ہیں؟"

(الحکم - ۳۱ اگست - ۱۹۰۲ء)

اس اعتبار سے مجالس خدام الاحمدیہ مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انھوں نے اپنا آقا سے تعلق کا اظہار کر کے اپنے آپ کو فعال اور باعمل مجالس ثابت کر دکھایا ہے۔

خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبہ جات میں سے ایک اہم شعبہ تعلیم ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کو خاص اہمیت حاصل ہے

مطالعہ کتب کے لحاظ سے گزشتہ دو سالوں میں پہلے کی نسبت تین چار گنا زیادہ ترقی ہوئی ہے مجالس نے کافی تعداد میں مرکز سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب منگوائیں۔ اور خدام سے ان کا مطالعہ کروایا۔ لیکن اس بارہ میں مزید توجہ کی ضرورت ہے کہ جس جانفوزی، لگن اور محنت سے یہ کتب تصنیف کی گئی ہیں اس کا تقاضا یہی ہے کہ احباب جماعت ان کتب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں دور رہنے والے کیا جانتے ہیں۔ مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر اپنے وقت اور جان، آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔"

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مہدی کے متعلق فرمایا تھا کہ لَیُفِیْضُ المالُ یعنی وہ مال پانی کی طرح بہائے گا۔ مہدی آئے اور انھوں نے قرآنی علوم و معارف کے دریا بہا دیئے اور خوش قسمت ہیں آپ لوگ جنہیں مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ لیکن کفرانِ نعمت اور بدقسمتی ہوگی اگر آپ مہدی علیہ السلام کی جماعت میں ہوتے ہوئے بھی اس روحانی دولت کو حاصل

نہ کریں جو حضورؑ نے تقسیم کی اور آپؑ کی عطا کردہ علمی اور
روحانی برکات سے محروم رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں
کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں
کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر
سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو
کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا تم ہلاک
نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت
نجات پاؤ۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۵)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں:۔
"دینی علم حاصل کرنے کا ایک طریق یہ
ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
کتب پڑھی جائیں۔ آپؑ کو خدا تعالیٰ
نے قرآن کریم کی خاص حکمت اور علم دیا
تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ
کوئی حربہ چلایا ہے مجھے قرآن کریم کا
حربہ ملا ہے۔ پس چونکہ آپؑ کی کتب
قرآن کی بے نظیر تفسیر ہیں اس لئے ان
کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔
دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے
زور اور ساری قوت سے اسلام پر حملہ آور
ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ پس ہمارے لئے
بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں
نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں
ہیں۔۔۔۔۔۔۔ پس قرآن کریم کو پڑھو
اور اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی کتابوں کو خوب یاد
کرو یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست
اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جسے کو دیکھتے
ہی شیطان بھاگ جائے گا۔"
(بحوالہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۵۹ء)

نیز فرماتے ہیں:۔
"جو کتابیں ایسے شخص نے لکھی ہوں جس
پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے
سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں چنانچہ
حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص
پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے
یہ ایک خاص نقطہ ہے کہ کیوں حضرت
صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات
کھلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ حضرت صاحبؑ کی
کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں ان
کا پڑھنا بھی ملائکہ کے فیضان حاصل
کرنے کا ذریعہ ہے۔"
(ملائکۃ اللہ صفحہ ۹۸)

شعبہ تعلیم کا دوسرا بڑا حصہ خدام الاحمدیہ کے
سالانہ امتحانات ہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں دو تین گنا
زیادہ تعداد میں مجالس اور خدام نے ان امتحانات میں

شرکت کی اور مرکز میں پرچے ارسال کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے!

گزشتہ دو سالوں میں اجتماعات منعقد نہ ہونے کی وجہ سے امسال اس امر کا اہتمام کیا گیا کہ ضلعی سطح پر مجالس خدام الاحمدیہ اجتماعات منعقد کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر اضلاع نے اجتماعات منعقد کئے ہیں کراچی کے سوا صوبہ سندھ کے دوسرے اضلاع میں یہ اجتماعات منعقد نہیں کروائے جا سکے۔ فاستبقوا الخیرات کے جذبہ کے تحت انہیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

ایک اہم امر جس کی طرف اس وقت میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ دفتر اطفال وقفِ جدید ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی اللہ تعالیٰ کسی شخص پر سوائے اس ذمہ داری کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ اس اصولی ارشاد کی روشنی میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ امام وقت جماعت کی استطاعت سے بالا کوئی مطالبہ نہیں فرماتے بلکہ جو مطالبہ کیا جاتا ہے وہ جماعت کی استعداد اور استطاعت کے مطابق ہوتا ہے ——

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دفتر اطفال وقفِ جدید کے لئے ایک لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہم اس مطالبہ کو ابھی تک پورا نہیں کر سکے۔ اس وقت تک صرف مبلغ اٹھائیس ہزار روپے جمع ہوئے ہیں اور ۶۸ ہزار کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ سال ختم ہونے میں دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ اس مدت میں ہمیں اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایثار و قربانی اور اطاعت کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ (آمین)

اطفال الاحمدیہ کا نظام خدام الاحمدیہ کا ہی ایک حصہ ہے اس لئے ان کی تربیت کی طرف مجالس کو خاص توجہ دینی چاہیئے کیونکہ اس عمر میں جو کچھ بچے کے دماغ میں بٹھایا جائے وہ اس کی باقی ماندہ زندگی کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ وہ نرسری ہے جس میں چھوٹے پودے کاشت کئے جاتے ہیں تاکہ باغ میں مستقل جگہ پر منتقل کر دیا جائے .... جوں جوں اس نرسری کے پودے بڑے ہوتے جاتے ہیں وہ مستقل باغ کی طرف منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ باغ میں منتقل ہونے کے بعد وہی پودا پوری طرح پنپتا ہے جس کی نرسری کی حالت میں اچھی نگہداشت ہوئی ہو۔"

اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ اطفال کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی ترقی میں اس تنظیم کی ترقی کا خاص حصہ ہے۔ جتنی توجہ آج کل اس تنظیم کو دی جارہی ہے وہ ناکافی ہے۔

ایک اور شعبہ جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا
ہوں۔ خدمت خلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
تعلیم کے مطابق خلق میں انسانوں کے علاوہ جانور تک
شامل ہیں۔

اسلام ہمیں ہر انسان سے ہمدردی کا درس دیتا
ہے خواہ وہ کسی مذہب اور نسل سے تعلق رکھتا ہو۔
حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"میں اس وقت اپنی جماعت کو جو
مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور
پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک
عادتوں سے پرہیز کریں ...... میں
نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز
کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی
بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور
کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت
سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے
کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے
جس میں انسان کی ہمدردی نہیں ....
تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے
کیا یہی کہ مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟
نہیں بلکہ مذہب زندگی حاصل کرنے کے
لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی
نہ کسی کو حاصل ہوئی نہ ہوگی۔ بجز اس
کے کہ خدا کی صفات انسان کے اندر
داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر
رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو ....
.... تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں
کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان
ہو جاؤ۔"

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا
اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے
کرنا چاہیئے تھا اور میں اپنے تئیں
صرف نالائق مزدور سمجھتا ہوں یہ محض
خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہے"

حضورؑ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جو سرور کونین اور شہنشاہ دو عالم تھے اور ہمارے
سالار قافلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آن کے
نائب اور مسیح مہدی تھے اپنے آپ کو ایک نالائق مزدور
کہتے ہیں اور ایک نالائق مزدور کا لباس پہننے میں کوئی
عیب نہیں سمجھتے، کوئی کمزوری نہیں سمجھتے بلکہ اس خدمت
کو اپنے لئے فخر کا باعث سمجھتے ہیں۔ تو ہم جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے ادنیٰ ترین چاکروں میں سے ہیں ہمیں خدا کے راستے
میں خدمت خلق کے لئے بیلچہ یا کدال اٹھا کر سڑکوں پر
کھڑا ہو کر گند اور مٹی کے ڈھیر صاف کرتے ہوئے کیا
قباحت ہے؟ کیا ہمارے لئے یہ فخر کی بات نہیں ہے
کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ پر چلتے ہوئے
اپنے آپ کو ایک نالائق مزدور سمجھیں اور نوع انسان
کے لئے سڑکوں کو صاف کریں اور ان کے گند کو صاف

کریں۔ ان کے دلوں کو گند سے پاک کریں اور ان کے گھروں کو گند سے پاک کریں۔ اس بات کو سوچیں اور اپنے آپ کو مسیح محمدیؑ کا غلام بننے کے قابل بنائیں وہ مسیحؑ، جس کا خدا کے ہاں بہت بڑا مرتبہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کے سب انسانوں سے برتر اور افضل حیثیت رکھتا ہے پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدام اس طرف توجہ کریں گے خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمت دے۔ خدا تعالیٰ ہمیں استقامت دے۔ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کو گند سے پاک کرے۔ خدا تعالیٰ ہمارے گھروں کو گند سے پاک کرنے اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دوسرے تمام بنی نوع انسان کو بلکہ تمام جانوروں کو گند اور ظلم اور شر اور فساد سے پاک کریں اور ہر وقت ان کی خدمت میں لگے رہیں اور کوئی لمحہ ایسا نہ ہو، کوئی وقت ایسا نہ ہو جس میں مجالس خدام میں سے کوئی نہ کوئی خادم کسی غیر کی خدمت نہ کر رہا ہو (آمین)۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

مجالس اور خدام کی نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجالس	شامل خدام	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجالس	شامل خدام
۱	پشاور	۵	۵	۱۸	۲۰	مظفر گڑھ	۱۴	۱۴	۲۵
۲	مردان	۱	۱	۵۰	۲۱	ڈیرہ غازی خان	۱۱	۵	۸
۳	ہزارہ	۵	۲	۷	۲۲	بہاولپور	۱۴	۴	۲۶
۴	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	۱	۱	۲۳	بہاولنگر	۳۰	۱۰	۱۵
۵	کوہاٹ	۲	۱	۳	۲۴	رحیم یار خان	۲۰	۴	۱۱
۶	راولپنڈی	۹	۱۰	۶۰	۲۵	سکھر	۴	۳	۳
۷	جہلم	۱۴	۴	۱۶	۲۶	جیکب آباد	۳	۲	۳
۸	گجرات	۳۳	۲۵	۶۴	۲۷	لاڑکانہ	۷	۴	۹
۹	کیمبلپور	۲	۱	۳	۲۸	دادو	۱	۱	۱
۱۰	سرگودھا	۵۶	۶۰	۲۵۹	۲۹	خیرپور	۱۲	۷	۱۰
۱۱	جھنگ	۲۳	۲۷	۱۶۶	۳۰	نواب شاہ	۲۰	۹	۱۰
۱۲	فیصل آباد	۹۶	۶۱	۳۵۱	۳۱	حیدرآباد	۱۸	۸	۱۵
۱۳	میانوالی	۵	۲	۳	۳۲	بدین	۹	۴	۱۵
۱۴	لاہور	۲۹	۲۲	۳۱۲	۳۳	سانگھڑ	۶	۶	۷
۱۵	سیالکوٹ	۹۰	۴۲	۱۲۱	۳۴	تھرپارکر	۲۸	۱۳	۱۶
۱۶	گوجرانوالہ	۳۵	۳۵	۶۶	۳۵	کراچی	۹	۹	۶۱
۱۷	شیخوپورہ	۵۸	۴۶	۹۷	۳۶	کوئٹہ	۱	۱	۱۳
۱۸	ملتان	۲۲	۲۱	۴۳	۳۷	آزاد کشمیر	۱۳	۷	۱۳
۱۹	ساہیوال	۲۵	۱۴	۳۱	۳۸	ربوہ	۱	۱	۱۹۵۴
	بیرون پاکستان	—	۶	۷		میزان	۳۲۳	۴۹۹	۳۸۱۰

سالانہ اجتماع ۱۳۵۶ ہش
۱۹۷۷ء

مجالس کی نمائندگی کی مجلس وار تفصیل

ضلع پشاور (۵)	
۱- پشاور	۷
۲- نوشہرہ چھاؤنی	۳
۳- پبی	۱
۴- رسالپور کینٹ	۴
۵- بازید خیل	۴
ضلع مردان (۱)	
۶- مردان	۵
ضلع ہزارہ (۲)	
۷- ایبٹ آباد	۴
۸- تربیلا ڈیم	۳
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (۱)	
۹- ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱
ضلع کوہاٹ (۱)	
۱۰- کوہاٹ	۳
ضلع راولپنڈی (۱۰)	
۱۱- مسجد نور راولپنڈی	۱۸
۱۲- راولپنڈی صدر	۱۱
۱۳- مری	۳
۱۴- واہ کینٹ	۴
۱۵- اسلام آباد	۱۸
۱۶- ٹیکسلا	۲
۱۷- گوجرخان	۱
۱۸- کہوٹہ	۱
۱۹- چنگا بنگیال	۱
۲۰- واہ سیمنٹ ورکس	۱
ضلع جہلم (۴)	
۲۱- جہلم	۱۱
۲۲- چکوال	۲
۲۳- دوالمیال	۲
۲۴- محمود آباد	۱
ضلع گجرات (۲۵)	
۲۵- گجرات	۵
۲۶- کھاریاں	۱۱
۲۷- رسول	۱
۲۸- سعد اللہ پور	۱
۲۹- شیخ پور	۱
۳۰- گولیکی	۴
۳۱- چک سکندر	۱
۳۲- ٹنگے	۲
۳۳- شادیوال	۱
۳۴- کھوکھر غربی	۴
۳۵- سرائے عالمگیر	۱
۳۶- پوڑانوالہ	۵
۳۷- ڈنگہ	۱
۳۸- نصیرہ	۲
۳۹- مرالہ	۱
۴۰- مونگ	۱
۴۱- منڈی بہاؤالدین	۹
۴۲- رجوعہ	۳
۴۳- تہال	۱
۴۴- جسوکی	۱
۴۵- فتح پور	۲
۴۶- کریانوالہ	۱
۴۷- سماعیلہ شریف	۱
۴۸- بھلیسر	۲
۴۹- چک بحہ ۲۰	۲
ضلع کیمبلپور (۱)	
۵۰- کیمبل پور	۳
ضلع سرگودھا (۱۲)	
۵۱- سرگودھا شہر	۲۴
۵۲- بھیرہ	۶
۵۳- چک ۳۳ ج ب ٹلکے والا	۷
۵۴- چک ۹۹ شمالی	۲۰
۵۵- چک ۳۵ جنوبی	۴
۵۶- چک ۷۸ "	۴
۵۷- تخت ہزارہ	۲
۵۸- چک ۱۰۴ جنوبی	۲
۵۹- چک ۳۸ "	۶
۶۰- چک ۷۱ "	۱
۶۱- چک ۹ پنیار	۳
۶۲- خوشاب	۹

۶۳۔ گھوگھیاٹ — ۱
۶۴۔ چک ۹۸ شمالی — ۱۸
۶۵۔ تلڑ بالی — ۴
۶۶۔ چک ۳۷ جنوبی — ۶
۶۷۔ کوٹ مومن — ۵
۶۸۔ بھان امید علی درک — ۳
۶۹۔ ادرحمہ — ۱۰
۷۰۔ دودہ — ۲
۷۱۔ چک ۱۲۴ جنوبی — ۱
۷۲۔ عمر آباد — ۱
۷۳۔ چک ۹۷ شمالی — ۱
۷۴۔ " ۸۶ " — ۱
۷۵۔ " ۸۱ جنوبی — ۲
۷۶۔ " ۳۹ ڈی بی — ۶
۷۷۔ " ۴۳ جنوبی — ۵
۷۸۔ " ۸ ایم بی — ۱
۷۹۔ " ۲ ٹی ڈی اے — ۲
۸۰۔ " ۱۶۸ شمالی منگلا — ۲۸
۸۱۔ " ۱۵۲ شمالی — ۳
۸۲۔ " ۴۹ جنوبی — ۱
۸۳۔ ٹھٹھہ جوئیہ — ۷
۸۴۔ چک ۴۲ شمالی — ۸
۸۵۔ " ۸۸ " — ۱
۸۶۔ " ۸۶ جنوبی — ۳
۸۷۔ بھابڑا — ۱
۸۸۔ سرگودھا چھاؤنی — ۶
۸۹۔ بھکہ — ۲
۹۰۔ چک ۶۲ جنوبی — ۲
۹۱۔ " ۳۵ شمالی — ۱
۹۲۔ بستی مسلم شیخاں — ۱
۹۳۔ چاہ سردار والا — ۱
۹۴۔ دھول بالا — ۲
۹۵۔ چک ۱۳۰ شمالی — ۴
۹۶۔ بھیرال — ۳
۹۷۔ پیلو وینس — ۲
۹۸۔ چک ۳۲ جنوبی — ۳
۹۹۔ ہلال پور — ۱
۱۰۰۔ ساہیوال — ۳
۱۰۱۔ رکھ چراگاہ بھیرہ — ۳
۱۰۲۔ میانی — ۲
۱۰۳۔ چھنی تاجہ ریحان — ۱
۱۰۴۔ چانن خان والا — ۲
۱۰۵۔ احمد آباد جنوبی — ۲
۱۰۶۔ مجوکہ — ۵
۱۰۷۔ جوہر آباد — ۲
۱۰۸۔ حویلی مجوکہ — ۱
۱۰۹۔ چک ۳۶ جنوبی — ۱
۱۱۰۔ " ۲۴ شمالی — ۱

ضلع جھنگ (۲۷)

۱۱۱۔ جھنگ شہر — ۱
۱۱۲۔ جھنگ صدر — ۲۸
۱۱۳۔ چنیوٹ — ۱۷
۱۱۴۔ لالیاں — ۱
۱۱۵۔ گگی نو — ۵
۱۱۶۔ شورکوٹ شہر — ۱
۱۱۷۔ احمد نگر — ۴۰
۱۱۸۔ چک ۴۹۷ ج ب — ۱
۱۱۹۔ چل بھٹیاں — ۴
۱۲۰۔ گھوٹی والا — ۱
۱۲۱۔ چاہ لڑیانہ — ۵
۱۲۲۔ چاہ کوردالہ — ۵
۱۲۳۔ پکہ نسوآنہ — ۲
۱۲۴۔ چھنی قریشیاں — ۱۹
۱۲۵۔ ٹھٹھہ بشیر کا — ۴
۱۲۶۔ پیرو — ۲
۱۲۷۔ عنایت پور بھٹیاں — ۴
۱۲۸۔ چک ۵-۳-ایل — ۴
۱۲۹۔ شورکوٹ روڈ — ۴
۱۳۰۔ لولہ شریف — ۲
۱۳۱۔ ڈاور — ۳
۱۳۲۔ کوٹ قاضی — ۷
۱۳۳۔ نصیر آباد — ۱
۱۳۴۔ ٹھٹھی بالا — ۱
۱۳۵۔ موضع سلطان — ۱
۱۳۶۔ موضع سمندر — ۱
۱۳۷۔ کوٹ لالہ — ۲

فیصل آباد (۹۱)

۱۳۸۔ فیصل آباد (دارالفضل) — ۱۵
۱۳۹۔ " (دارالذکر) — ۹۵
۱۴۰۔ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور — ۱۴
۱۴۱۔ " ۵۶ گ ب — ۱
۱۴۲۔ " ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ — ۲
۱۴۳۔ " ۵۵ گ ب — ۲
۱۴۴۔ " ۵۶۵ گ ب — ۴
۱۴۵۔ گوجرہ — ۹
۱۴۶۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو — ۱
۱۴۷۔ " ۸۸ ج ب حسیانہ — ۳
۱۴۸۔ جڑانوالہ — ۶
۱۴۹۔ چک ۸۹ ج ب رتن — ۵
۱۵۰۔ " ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ — ۷
۱۵۱۔ " ۹۶ گ ب صریح — ۹
۱۵۲۔ " ۲۷ ج ب کلاں — ۱
۱۵۳۔ " ۵۵۹ گ ب — ۱
۱۵۴۔ سمندری — ۱
۱۵۵۔ چک ۵۸/۳ تلمرا — ۱
۱۵۶۔ " ۲۷۲ گ ب گوکھووال — ۴
۱۵۷۔ " ۳۱۲ ج ب کتھووالی — ۲
۱۵۸۔ " ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا — ۸
۱۵۹۔ " ۶۸ ج ب لیہانا — ۱
۱۶۰۔ " ۷۶ گ ب سشنوکی گڑھ — ۷

۱۶۱- چک ۳۰ ج ب فیض پور	۱
۱۶۲- " ۲۷۸ گ ب خیر کا	۳
۱۶۳- " ۱۹۴ گ ب لاٹھیانوالہ	۱۲
۱۶۴- " ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو	۱
۱۶۵- " ۶۹ گ ب گھسیٹ پورہ	۱۷
۱۶۶- " ۲۹۵ گ ب	۱
۱۶۷- " ۵۴۸ گ ب مانوپور	۱
۱۶۸- " ۵۲ گ ب	۱
۱۶۹- ماموں کانجن	۱
۱۷۰- ۳۶۶ گ ب کھڑیانوالہ	۱
۱۷۱- چک ۶۱ بیدیانوالہ	۱
۱۷۲- " ۳۶۷ ج ب	۱
۱۷۳- " ۸۴ گ ب	۳
۱۷۴- " ۸۶۰ ج ب دھون اچرہ	۱
۱۷۵- " ۶۱۰ ج ب دھرڈ	۵
۱۷۶- " ۹۴ ج ب	۲
۱۷۷- " ۱۰۹ ر ب مسعود آباد	۹
۱۷۸- " ۲۶۱ گ ب اودوال	۱
۱۷۹- " ۶۰۰ ر ب کھیم سنگھ والا	۱
۱۸۰- " ۲۶۰ ج ب کلاں	۳
۱۸۱- " ۲۳۰ ر ب	۱
۱۸۲- " ۵۶۳ گ ب	۱
۱۸۳- " ۲۰۳ ر ب مانانوالہ	۳
۱۸۴- " ۱۰۰ ر ب دڑکا	۲
۱۸۵- " ۶۶۰ ج ب دھاندرہ	۲
۱۸۶- چک ۲۳۲/۲۳۳ ر ب	۱
۱۸۷- " ۲۰۳ گ ب	۳
۱۸۸- " ۶۴۸ گ ب	۱
۱۸۹- " ۳۳ ج ب	۱
۱۹۰- " ۱۷۴ گ ب	۲
۱۹۱- " ۶۴۴ گ ب	۱
۱۹۲- " ۱۲۰ ج ب یادا	۱
۱۹۳- " ۳۰۰ ج ب	۱
۱۹۴- " ۱۲۷ ر ب بہلولپور	۳
۱۹۵- " ۱۴۷ ر ب چوہڑی	۲
۱۹۶- پیر محل	۱
۱۹۷- چک ۲۱۰ گ ب	۱
۱۹۸- نسالاروالہ	۱
ضلع میانوالی (۲)	
۱۹۹- بھکر	۱
۲۰۰- چک ۔۔ ایم ایل	۲
ضلع لاہور (۲۲)	
۲۰۱- اسلامیہ پارک	۶۱
۲۰۲- قصور	۵
۲۰۳- ہڈیارہ	۱
۲۰۴- مغلپورہ	۴۳
۲۰۵- کماہی	۲
۲۰۶- شمس آباد	۲
۲۰۷- کھریپڑ	۳
۲۰۸- شاہدرہ ٹاؤن	۴
۲۰۹- باٹاپور	۱
۲۱۰- رکھ شیخ کوٹ	۱
۲۱۱- اڈہ چھبیل	۱
۲۱۲- دھوپ سڑی	۲
۲۱۳- جوڑا	۲
۲۱۴- سانگرہ	۲
۲۱۵- پتوکی	۴
۲۱۶- چونیاں	۳
۲۱۷- ماڈل ٹاؤن	۴۷
۲۱۸- فیکٹری ایریا شاہدرہ	۱۷
۲۱۹- للیانی	۱
۲۲۰- رائے ونڈ	۱
۲۲۱- دہلی دروازہ	۵۹
۲۲۲- دارالذکر لاہور	۴۰
ضلع سیالکوٹ (۳۴)	
۲۲۳- سیالکوٹ شہر	۴
۲۲۴- ڈسکہ	۶
۲۲۵- نارووال	۱۱
۲۲۶- سلیم پور	۳
۲۲۷- داتہ زیدکا	۳
۲۲۸- گھٹیالیاں کلاں	۴
۲۲۹- کوٹ گونڈل	۲
۲۳۰- بدوملہی	۹
۲۳۱- کلاسوالہ	۱
۲۳۲- قلعہ صوبا سنگھ کالروالہ	۴
۲۳۳- چیندر کے منگولے	۱
۲۳۴- ملیانوالہ	۱
۲۳۵- رلیو کے	۲
۲۳۶- ڈنڈپور کھرولیاں	۱
۲۳۷- ڈگری گھمناں	۳
۲۳۸- کوٹ آغا	۲
۲۳۹- پنڈی بھاگو	۱
۲۴۰- موہنی والا	۳
۲۴۱- گھنو کے ججہ	۱
۲۴۲- بدھر کرم سنگھ	۲
۲۴۳- عزیز پور ڈگری	۱
۲۴۴- کھیوہ باجوہ	۱
۲۴۵- دھرگ	۲
۲۴۶- ڈھیر بانوالہ	۳
۲۴۷- سمبڑیال	۴
۲۴۸- چھبڑ انڈا	۲
۲۴۹- ترسکہ میاں	۱
۲۵۰- تلونڈی کھنڈاں	۱
۲۵۱- کھرپہ	۲
۲۵۲- رائے پور	۳
۲۵۳- گھٹیالیاں خورد	۲
۲۵۴- کبڑو کے کلاں	۲
۲۵۵- چامکے چیمہ	۱
۲۵۶- دھدو لہرا	۱
۲۵۷- کھوکھی	۳

۲۵۸- بھاگووال ۱
۲۵۹- اونچی پہاڑنگ ۱
۲۶۰- وسن کے ۱
۲۶۱- راؤکے ۱
۲۶۲- لیستان افغانان ۸
۲۶۳- کالیکے ناگرے ۱
۲۶۴- سیالکوٹ چھاؤنی ۱
۲۶۵- بھانگریاں ۱

ضلع گوجرانوالہ (۳۵)

۲۶۶- گوجرانوالہ ۴۴
۲۶۷- ترگڑی ۱
۲۶۸- حافظ آباد ۲
۲۶۹- وزیر آباد ۲
۲۷۰- تلونڈی راہوالی ۱
۲۷۱- گکھڑ منڈی ۱
۲۷۲- مدرسہ چٹھہ ۱
۲۷۳- مانگٹ اونچے ۱
۲۷۴- فیروزوالا ۱
۲۷۵- تلونڈی کھجوروالی ۱
۲۷۶- پریم کوٹ ۳
۲۷۷- چک چٹھہ ۱
۲۷۸- ڈاہرانوالی ۱
۲۷۹- پیرکوٹ ثانی ۵
۲۸۰- قیام پور درکاں ۱
۲۸۱- بھڑی شاہ رحمان ۱
۲۸۲- منڈیالہ وڑائچ ۱
۲۸۳- گرمولہ درکاں ۱
۲۸۴- دولووالی ۱
۲۸۵- نویری والا ۱
۲۸۶- چک پٹھان ۱
۲۸۷- گجوچک ۱
۲۸۸- تلونڈی موسیٰ خان ۱
۲۸۹- علی پور چٹھہ ۱
۲۹۰- کھیوے والی خورد ۱
۲۹۱- پھلوکی ۴۴
۲۹۲- کولوتارڑ ۱
۲۹۳- سکھیکی منڈی ۲
۲۹۴- پیرکوٹ اوّل ۲
۲۹۵- بھاکا بھٹیاں ۱
۲۹۶- کوٹ شیرا ۱
۲۹۷- تتلے عالی ۱
۲۹۸- احسن آباد ۱
۲۹۹- جبے چٹھہ ۱
۳۰۰- سادھوکے ۱

ضلع شیخوپورہ (۴۶)

۳۰۱- شیخوپورہ ۱۵
۳۰۲- چک ۱۸ بھوڑد ۲
۳۰۳- ننکانہ ۱
۳۰۴- سانگلہ ہل ۲
۳۰۵- چوہڑکانہ ۱
۳۰۶- چک ۱۱۷ چھبور ۱
۳۰۷- چک ۳۳ دھاروالی ۱
۳۰۸- ،، ۱۴۹ گرمولا ۱
۳۰۹- کرتو ۱
۳۱۰- چک ۷۹ نواں کوٹ ۱
۳۱۱- کوٹ سوندھا ۱
۳۱۲- بھکھی آنہ ۱
۳۱۳- کلسیاں ۱
۳۱۴- چک ۵ رتیاں ۱
۳۱۵- چک ۳/۵۳ ۱
۳۱۶- آنبہ ۱
۳۱۷- کجر ۱
۳۱۸- کوٹلی چھیور ۱
۳۱۹- کوٹ رحمت خان ۱
۳۲۰- چک ۴۵ مرڑ ۱
۳۲۱- سیٹھیالی خورد ۱
۳۲۲- ڈیرہ مان سنگھ ۱
۳۲۳- کھنگر حاکم والا ۱
۳۲۴- چک ۱/۴۳ ۱
۳۲۵- سیدوالہ ۱
۳۲۶- مریدکے ۱۵
۳۲۷- چوڑاسگھر ۲
۳۲۸- شاہ کوٹ ۱
۳۲۹- چک ۱۲۰ چیچیکی ۲
۳۳۰- چک ۲/۵۲ ۱
۳۳۱- نارنگ منڈی ۱
۳۳۲- کچیلی درک ۱
۳۳۳- چک ۲۲/۲۵ ۱
۳۳۴- رنگڑ ننگل ۱
۳۳۵- چک ۱۶ جید ۱
۳۳۶- کالیہ ۱
۳۳۷- چک ۱۲ گ ب بھگوان پور ۱
۳۳۸- مانانوالہ ۱
۳۳۹- ڈیرہ داوپوترے ۱
۳۴۰- کوٹ عبدالمالک ۱
۳۴۱- بھلڑھکے ۱
۳۴۲- کرم پورہ واربرٹن ۱
۳۴۳- نالوں ڈوگر ۱
۳۴۴- سپیا سودہ ۲
۳۴۵- بچیکی ۱
۳۴۶- شاہ مسکین ۱

ضلع ملتان (۲۱)

۳۴۷- ملتان شہر ۱۳
۳۴۸- لودھراں ۱
۳۴۹- بورے والا ۳
۳۵۰- دنیاپور ۵
۳۵۱- چک ۵۴۳ ای بی ۱
۳۵۲- اچلہ البائیتی ۱
۳۵۳- چاہ احمدی والا ۱
۳۵۴- کوٹھے والا۔ چاہ کرم ۱

۳۵۵۔ کھیپڑ والا ۱
۳۵۶۔ ڈہاڑی ۳
۳۵۷۔ چک نمبر ۱۵۔۱۰۔آر ۲
۳۵۸۔ " ۴۳ ڈبلیو بی ۴
۳۵۹۔ " ۱۲۳ " " ۱
۳۶۰۔ " ۲۳ " " ۱
۳۶۱۔ اسماعیل آباد کالونی ۱
۳۶۲۔ پیراں غائب ۱
۳۶۳۔ چک ۳۶۳۔ای بی ۲
۳۶۴۔ چھانیاں ۲
۳۶۵۔ قطب پور ۱
۳۶۶۔ چک ۹۳۔۴۔ای بی ۱
۳۶۷۔ " ۵ درکھانہ ۱

ضلع ساہیوال (۱۴)

۳۶۸۔ ساہیوال ۴
۳۶۹۔ اوکاڑہ ۷
۳۷۰۔ چک نمبر ۵۵۔۲۔ایل ۲
۳۷۱۔ اوکاڑہ چھاؤنی ۱
۳۷۲۔ چک نمبر ۶۔۱۱۔ایل ۲
۳۷۳۔ " " ۳۰۔۱۱۔ایل ۴
۳۷۴۔ پاک پتن
۳۷۵۔ چک نمبر ۱۳۷۔۹۔ایل ۱
۳۷۶۔ پیچہ وطنی ۱
۳۷۷۔ چک نمبر ۶۳۔۱۲۔ای بی ۱
۳۷۸۔ حویلی لکھا ۱

۳۷۹۔ میرک ۳
۳۸۰۔ چک نمبر ۱۲۸۔۹۔ایل ۲
۳۸۱۔ چک نمبر ۶۔۳۔آر ۱

ضلع مظفر گڑھ (۱۴)

۳۸۲۔ لیہ ۲
۳۸۳۔ علی پور گھلواں ۲
۳۸۴۔ شہر سلطان چاہ گوگے والا ۱
۳۸۵۔ چک نمبر ۹۳ ٹی ڈی اے ۵
۳۸۶۔ " " ۱۳۰ " " ۱
۳۸۷۔ " " ۳۶۸ " " ۲
۳۸۸۔ " " ۱۵۹ " " ۳
۳۸۹۔ " " ۱۷۱ " " ۱
۳۹۰۔ " " ۱۷۲ " " ۱
۳۹۱۔ " " ۱۷۰ " " ۱
۳۹۲۔ " " ۳۷۵ " " ۳
۳۹۳۔ " " ۳۴۷ " " ۱
۳۹۴۔ چک منڈا ۱
۳۹۵۔ ناصر آباد ۱

ضلع ڈیرہ غازیخاں (۵)

۳۹۶۔ ڈیرہ غازی خان ۳
۳۹۷۔ بستی رنداں ۱
۳۹۸۔ راجن پور ۱
۳۹۹۔ بستی شرف دین ۱
۴۰۰۔ بشیر آباد ۲

ضلع بہاولپور (۴)

۴۰۱۔ بہاولپور ۲۱
۴۰۲۔ چک ۸۴ فتح ۲
۴۰۳۔ منڈی یزمان ۲
۴۰۴۔ چک ۲۲ ۱

ضلع بہاولنگر (۱۰)

۴۰۵۔ بہاول نگر ۱
۴۰۶۔ چک ۱۶۱ مراد ۲
۴۰۷۔ " ۱۶۶ " ۳
۴۰۸۔ " ۱۶۸ " ۱
۴۰۹۔ " نمبر ۱۸۴۔۷۔آر ۱
۴۱۰۔ " نمبر ۳۲۷۔ایچ آر ۱
۴۱۱۔ " ۱۶۹ مراد ۱
۴۱۲۔ " نمبر ۵۶۔۴۔آر ۳
۴۱۳۔ " نمبر ۲۶۸۔۶۹۔ایچ آر ۱
۴۱۴۔ " ۱۰۲۔ایف ۱

ضلع رحیم یار خاں (۴)

۴۱۵۔ رحیم یار خان ۷
۴۱۶۔ چک ۴۴ پی ۱
۴۱۷۔ " ۱۰۶۔۱۳۳۔پی ۱
۴۱۸۔ " ۴۵۔۴۶۔پی ۲

ضلع سکھر (۳)

۴۱۹۔ سکھر ۱
۴۲۰۔ روہڑی ۱
۴۲۱۔ اباڑو ۱

ضلع جیکب آباد (۲)

۴۲۲۔ جیکب آباد ۱
۴۲۳۔ گدو بیراج ۲

ضلع لاڑکانہ (۴)

۴۲۴۔ لاڑکانہ ۲
۴۲۵۔ باڈہ ۱
۴۲۶۔ انور آباد ۵
۴۲۷۔ کھنڈو ۱

ضلع دادو (۱)

۴۲۸۔ دادو ۱

ضلع خیرپور (۷)

۴۲۹۔ گوٹھ صادق ۱
۴۳۰۔ گوٹھ عبدالسلام ۱
۴۳۱۔ کرونڈی ۲
۴۳۲۔ گوٹھ چوہدری سلطان علی ۲
۴۳۳۔ جالپور ۱
۴۳۴۔ گوٹھ غلام محمد چیمہ ۱
۴۳۵۔ گوٹھ نتھے خان ۲

ضلع نوابشاہ (۹)

۴۳۶۔ نوابشاہ ۲
۴۳۷۔ باندھی ۱
۴۳۸۔ کنڈیارو ۱
۴۳۹۔ گوٹھ امام بخش ۱
۴۴۰۔ قمر آباد ۱
۴۴۱۔ دوڑ ۱

مقام	تعداد
۴۴۲۔ رحمان آباد	۱
۴۴۳۔ گوٹھ عطا محمد	۱
۴۴۴۔ قاضی احمد	۱
ضلع حیدرآباد (۸)	
۴۴۵۔ حیدرآباد	۵
۴۴۶۔ ٹنڈو جام	۱
۴۴۷۔ بشیر آباد اسٹیٹ	۴
۴۴۸۔ ظفر آباد لونکا	۱
۴۴۹۔ گوٹھ حاجی عبداللہ	۱
۴۵۰۔ مبارک آباد	۱
۴۵۱۔ لطیف آباد	۴
۴۵۲۔ کوٹری	۲
ضلع سانگھڑ (۶)	
۴۵۳۔ گوٹھ احمد پور	۱
۴۵۴۔ فتح پور	۱
۴۵۵۔ سانگھڑ	۲
۴۵۶۔ چک ۲ سانگھڑ	۱
۴۵۷۔ چک ۲۴ سانگھڑ	۱
۴۵۸۔ شہداد پور	۱
ضلع تھرپارکر (۱۳)	
۴۵۹۔ میرپور خاص	۲
۴۶۰۔ چک ۱۵۱	۱
۴۶۱۔ نور نگر اسٹیٹ	۱
۴۶۲۔ محمد آباد اسٹیٹ	۱
۴۶۳۔ محمود آباد اسٹیٹ	۱
۴۶۴۔ کنری	۴
۴۶۵۔ ناصر آباد اسٹیٹ	۲
۴۶۶۔ کریم نگر فارم	۱
۴۶۷۔ مصطفیٰ فارم	۱
۴۶۸۔ نصرت آباد	۱
۴۶۹۔ نفیس نگر فارم	۱
۴۷۰۔ فضل آباد	۱
۴۷۱۔ گوٹھ علیم الدین	۱
ضلع کراچی (۹)	
۴۷۲۔ مالیر کینٹ	۶
۴۷۳۔ ڈرگ روڈ	۱۰
۴۷۴۔ کورنگی ٹاؤن	۱
۴۷۵۔ مارٹن روڈ	۹
۴۷۶۔ سوسائٹی	۱
۴۷۷۔ ناظم آباد	۶
۴۷۸۔ عزیز آباد	۱۳
۴۷۹۔ صدر کراچی	۱۳
۴۸۰۔ گھارو	۲
ضلع کوئٹہ (۱)	
۴۸۱۔ کوئٹہ	۱۳
ضلع بدین (۴)	
۴۸۲۔ بدین	۲
۴۸۳۔ کوٹ احمدیاں	۱
۴۸۴۔ ٹنڈو غلام علی	۱
۴۸۵۔ ٹنڈو باگو	۱
آزاد کشمیر	
ضلع کوٹلی (۲)	
۴۸۶۔ کوٹلی	۳
۴۸۷۔ گوئی	۳
ضلع میرپور (۳)	
۴۸۸۔ میرپور	۱
۴۸۹۔ میرا بھڑکا	۲
۴۹۰۔ کھاڑہ	۱
ضلع مظفر آباد (۲)	
۴۹۱۔ مظفر آباد	۲
۴۹۲۔ پریم کوٹ	۱
بیرون ممالک (۶)	
۴۹۳۔ مسقط	۱
۴۹۴۔ ڈنمارک	۱
۴۹۵۔ بحرین	۱
۴۹۶۔ انگلینڈ	۱
۴۹۷۔ ایران	۲
۴۹۸۔ کینیڈا	۱
۴۹۹۔ ربوہ ۔	۱۹۵۴

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

سال ۵۷-۱۳۵۶ ہش (۷۸-۱۹۷۷ء) کے لئے خدام الاحمدیہ کے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت مدینہ تک" مقرر کیا گیا ہے۔ انعام کی رقم گزشتہ سال سے قریباً تین گنا بڑھا کر اول، دوم وسوم کے لئے بالترتیب -/۳۰۰ روپے، -/۲۰۰ روپے اور -/۱۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ مرکز میں مضمون ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۷۸ء ہوگی۔ مضمون کے سلسلہ میں کتب کی فہرست اور ذیلی عناوین کی تفصیل عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ خدام سے درخواست ہے کہ شروع سال میں ہی اس علمی مقابلہ کے لئے تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ اس میں شامل ہوں!

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اداریہ۔ بقیہ صفحہ ۴

"اے میرے عزیز بچو اور جوانو اور بڑی عمر والو! جلسہ سالانہ کے نظام میں تندہی سے کام کرو یہ تمہارے لئے مفت کا ثواب ہے"

نیز فرمایا:۔

"میں ان احباب کی خدمت میں جو ربوہ سے باہر رہتے ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب جلسہ کے ایام میں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ صرف ربوہ کے رضا کار اس تمام کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکتے۔ اس لئے اے نوجوانانِ احمدیت! اے خدام الاحمدیہ! جلسہ کے کام کیلئے اپنی خدمات پیش کرو اور بطور رضا کار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرو۔"

جلسہ کے دوران اور کئی شعبوں کے علاوہ شعبہ خدمتِ خلق کے تحت خدام مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خدام کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی خدمات شعبہ خدمتِ خلق میں پیش کرکے اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کے وارث بنیں! وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ!

○

اجتماع کی مختصر رُوداد۔ بقیہ صفحہ ۳۹

حضور کا یہ نہایت رُوح پرور خطاب چالیس ۵۰ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے خدام سے ان کا عہد دہروایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور یوں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اعتذار

اس شمارہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ شامل کرنے کے باعث تاخیر ہوئی۔ اسی طرح رپورٹ کی وجہ سے جنگل کی کہانی کی قسط بھی اس شمارہ میں نہیں دی جا سکی۔ آئندہ شمارہ میں یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ (انشاءاللہ) ایڈیٹر

مطالعہ کُتب حضرت مسیح موعودؑ

سال ۵۷-۱۳۵۶ھش ۷۸-۱۹۷۷ء میں مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے سلسلہ میں ہر ماہ کے لئے حسب ذیل ترتیب سے کتب مقرر کی گئی ہیں۔ خدام شروع سال سے ہی ان کتب کا مطالعہ شروع کر دیں اور پورے اہتمام سے سارا سال مقررہ کتب کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین!

نومبر ۱۹۷۷ء: خلافت حقہ اسلامیہ (لیکچر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

دسمبر ۱۹۷۷ء: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے۔ (از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جنوری ۱۹۷۸ء:	فتح اسلام
فروری "	سبز اشتہار
مارچ "	پیغام صلح
اپریل "	راز حقیقت
مئی "	مسیح ہندوستان میں
جون "	لیکچر سیالکوٹ
جولائی "	کشف الغطاء
اگست "	برکات الدعا
ستمبر "	تجلیات الٰہیہ
اکتوبر "	احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

خالد کا یورپ نمبر

ادارہ "خالد" جلسہ سالانہ پر دورۂ یورپ نمبر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی (غیر شائع شدہ) تفصیلات کے علاوہ یورپ سے متعلق نہایت دلچسپ اور معلوماتی مضامین شامل اشاعت کئے جا رہے ہیں۔ (انشاء اللہ العزیز)

(ادارہ)

○

تعارف کتب حضرت مسیح موعودؑ

"گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟"

ماہ فتح / دسمبر میں خدام کے مطالعہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون "گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے" مقرر کیا گیا ہے۔ خدام سے درخواست ہے کہ اس مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔ ذیل میں اس کا تعارف ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (مہتمم تعلیم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ معرکۃ الآراء مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے پہلے شمارہ جنوری ۱۹۰۲ء میں حضورؑ کے نام کے بغیر شائع ہوا تھا۔ طرزِ تحریر اور مضمون کی اندرونی اور بیرونی شہادات سے ثابت ہے کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی تحریر فرمودہ ہے۔ خود رسالہ ریویو میں بھی اس امر کی صراحت موجود ہے۔

حضورؑ نے ابتداء میں اپنے زمانہ کی مادی ترقی اور روحانی تنزّل کا تذکرہ اور زمین کی تاریکی اور آسمان کے نور کے جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان کی مہلت کے آخری دن یہی ہیں.... جن میں آدمِ ثانی پیدا ہونا چاہیئے تھا یعنی مسیح موعودؑ۔

پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ کی مخالفت ہوگی لیکن خدا کی تائید یں اس کے شامل حال ہوں گی۔ اسلام اپنی ترقی کے واسطے جہاد یا تلوار کا محتاج نہیں بلکہ اپنی سچائی کو عقلی دلائل سے بآسانی ثابت کر سکتا ہے۔

پھر حضورؑ نے فرمایا کہ اسلام کی اندرونی حالت مصلح کی تقاضا کر رہی ہے۔ نبوت و معاد وغیرہ عقائد کے علاوہ مسلمانوں کے امور معاشرت اور اخلاق میں افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔

عیسائی بھی خداشناسی کے مسئلہ میں کیسے گر گئے ہیں۔ اور ایک عاجز انسان کو رب العلمین بنا بیٹھے ہیں اور خونِ مسیح پر ایمان لانا حقیقی نجات قرار دیتے ہیں ——— یہ گناہ کا حقیقی علاج نہیں۔

گناہ سے پاک ہونے کا ذریعہ حضورؑ نے اپنی ذاتی تجربہ سے صرف اور صرف ایک قرار دیا ہے کہ انسان یقینی دلائل اور چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعہ اس معرفت تک پہنچ جائے کہ جو درحقیقت خدا کو دکھاتی ہے اور کھل جاتا ہے کہ خدا کا غضب ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ اور پھر تجلّیٔ حسنِ الٰہی ہو کر ثابت ہو جاتا ہے کہ ہر ایک کامل لذّت خدا میں ہے یعنی جلالی اور جمالی طور پر تمام پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ یہی ایک طریق ہے جس سے جذباتِ نفسانی رکتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ سو وہ پانی جس سے تم سیراب ہو جاؤ گے اور گناہ کی سوزش اور جلن جاتی رہے گی وہ یقین ہے۔ آسمان کے نیچے گناہ سے پاک ہونے کے لئے بجز اس کے کوئی بھی حیلہ نہیں کوئی صلیب نہیں جو تمہیں گناہ سے چھڑا سکے۔

یزان
بار نہیں سو بار نہیں
تو کہوں گی لاکھوں بار
یزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار
Mango Squash
Apple Jelly
Apricot Jam

Monthly **KHALID** *Rabwah*
NOVEMBER 1977 ***Editor***: Hafiz Muzaffar Ahmad Regd. No. L 5830

آپ کا مقام اور ذمہ داری

(امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد)

اسلام کے روحانی انقلاب عظیم کا عروج ایظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی بشارت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے زمانہ میں مقدر تھا جس نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونا تھا اور جسے اپنے آقا سے اتنا پیار تھا کہ اسکی روح سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ میں تو کوئی چیز ہی نہیں ہوں - یہی وہ مہدی موعود ہے جس نے اسلام کی وہ خادم جماعت پیدا کی ہے جس نے دعاؤں ، قربانیوں اور مجاہدات کے ذریعہ اس روحانی انقلاب عظیم کو عروج تک پہنچانا ہے - آپ سب خدام اس جماعت کے افراد ہیں - آپ نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دینا ہے آپ کا فرض ہے - کہ آپ ایک طرف تو اپنے آپ کو لا شے محض سمجھیں اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیں کہ ہمارا خدا بہت قدرتوں والا خدا ہے ہمیں جس خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عشق و پیار ہے اس کا افادہ روحانی حدوبست سے بہت بالا ہے - اور قیامت تک پیھلا ہؤا ہے - حضور نے فرمایا یہ ہے آپ کا مقام اور یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں ! ان ذمہ داریوں کو ہم دعاؤں کے ساتھ ہی پورا کر سکتے ہیں -

(از ملخص افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء
الفضل ۵ نومبر ۱۹۷۷ء)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا -